انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

گوھرِ حکمت
(اسپیشل ایڈیشن)

سیرت امام جعفر صادق علیہ السلام

(حصہ اوّل)

جعفر بن محمد الصادق

Green Island Publications
(A Project of GIT®)
Karachi - Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہرِ حکمت (اسپیشل ایڈیشن)

سیرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام

(حصہ اوّل)

ناشر: گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	سیرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام
اقتباس از	:	منتہی الآمال۔ ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمیؒ
ترتیب	:	حجۃ الاسلام مولانا سید ہاشم عباس زیدی
تصحیح	:	حجۃ الاسلام مولانا غلام رضا روحانی
		حجۃ الاسلام مولانا مصطفیٰ علی وکیل
		حجۃ الاسلام مولانا قمر علی لیلانی
		حجۃ الاسلام مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی
ڈیزائنر	:	علی رضا بھانجی
تاریخ اشاعت	:	ربیع الاول سنہ ۱۴۴۴ھ
پیشکش	:	گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)
ناشر	:	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ

تمہارا بہترین (دینی) بھائی وہ ہے جو اپنے بارے میں تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور اپنے اوپر تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔

(بحار الانوار، جلد ۷۵، ص ۳۷۹)

التماسِ سورہ فاتحہ

مرحومہ مہر بی بی

مرحومہ امتیاز بی بی

مرحوم چوہدری محمد اسلم

مرحوم چوہدری غلام مصطفیٰ

مرحوم حبیب سلطان راؤجی

مرحوم محمد تقی ابن راشد موراج

کرمانی خاندان کے تمام مرحومین

لیلانی خاندان کے تمام مرحومین

نایانی خاندان کے تمام مرحومین

بادامی خاندانی کے تمام مرحومین

موتی خاندان کے تمام مرحومین

فرشتہ خاندان کے تمام مرحومین

پیرانی خاندان کے تمام مرحومین

سومجی خاندان کے تمام مرحومین

وکیل خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ شمیم محمد ابن محمد حسین ماؤجی

مرحومہ سکینہ بانو زوجہ حسن علی والجی

مرحومہ مونا فاطمہ بنت حسین علی وکیل

ویردی والا خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ گلشن بانو لیلانی

مرحومہ مریم بائی پنجوانی

مرحوم روشن علی لیلانی

مرحوم برکت علی پنجوانی

مرحوم محمد حسین دیوجانی

مرحومہ نرجس بنت شیر علی

مرحوم یونس ابن فقیر حسین

مرحومہ روشن بانو بنت نور محمد

مرحومہ فرزانہ بنت محمد شمیم باوا

مرحوم حسین علی ابن قاسم علی

فرشتہ خاندان کے تمام مرحومین

پوناوالا خاندان کے تمام مرحومین

شریف خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم رجب علی وزیر علی پوناوالا

ورتیج والا خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم حیدر علی رجب علی ورتیج والا

بھیمانی خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ زہرا خاتون بنت حسین علی

مرحومہ شمیم بانو بنت رضا حسین بادامی

مرحومہ کلثوم اختر

مرحوم اشرف بانو نور محمد

مرحوم غلام عباس فرشتہ

مرحومہ رشیدہ بانو دھاری

مرحوم مشتاق احمد دھاری

مرحوم عبد الحسین راجانی

مرحوم نثار حسین جعفر علی

مرحومہ ارم فاطمہ نثار حسین

دعا صحت بندہ خدا کے لیے

مرحوم عمران حیدر نثار حسین

مرحوم انصار حسین روشن علی

مرحوم نذر حیدر ابن وصی حیدر

لیلانی خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ قریشہ بیگم بنت زوار حسین

مرحوم زرینہ وصی بنت وصی حیدر

لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین

وکیل خاندان کے تمام مرحومین

راؤجانی خاندان کے تمام مرحومین

دھاری خاندان کے تمام مرحومین

پوناوالا خاندان کے تمام مرحومین

مرچنٹ خاندان کے تمام مرحومین

بیلغام والا خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ ممتاز بانو زوجہ اقبال علی لیلانی

مرحوم سید وصی حیدر ابن میر نادر حسین

مرحومہ سیدہ عزیز فاطمہ بنت یوسف علی

مرحوم غلام سجاد ابن رضا حسین دیوراج

مرحومہ طاہرہ خاتون بنت عظرت حسین

مرحوم عون علی ابن علاؤدین راؤجانی

مرحوم آغا جمیل حسین ابن آغا محمد حسین

آصف رضا کے خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ سکینہ بانو زوجہ مرحوم عبدالحسین راجانی

مرحوم اکبر علی ابن حسن علی دیوجانی (تلاجہ والا)

لیاقت علی فاضل کے خاندان کے تمام مرحومین

حاجی حسین لاکھانی کے خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم سید علمدار رضا رضوی ابن سید محمد مرتضی رضوی

مرحومہ سیدہ کہکشاں پروین بنت سید وصی حیدر رضوی

مرحومہ نصرہ بانو بنت حیدر علی زوجہ صادق حسین پنجوانی

مرحومہ سیدہ رباب خاتون جعفری بنت شمیم رضا جعفری

مرحومہ امینہ بائی زوجہ اکبر علی حسن علی دیوجانی (تلاجہ والا)

مرحوم سید عظرت حسین رضوی ابن سید قربان علی رضوی

مرحومہ نسیم بانو زوجہ عون علی راؤجانی بنت عبدالحسین بیلغام والا

مرحومہ اشرف بائی بنت حاجی رضا علی بادامی زوجہ حیدر علی ورتیج والا

مرحوم مسٹر اینڈ مسز حسن علی راؤجانی اور اُنکے کے خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ سیدہ زاہدہ منور رضوی بنت سید وصی حیدر رضوی زوجہ سید منور رضوی

وزیر خاندان کے تمام مرحومین

لیلانی خاندان کے تمام مرحومین

ماکانی خاندان کے تمام مرحومین

بھوجانی خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم اکبر علی ابن شریف علی آغا

مرحومہ فاطمہ بانو بنت محمد علی روجانی

مرچنٹ خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ حسینہ بانو بنت حاجی غلام حسین

مرحوم روشن علی ابن ولی محمد داوودانی

مرحوم نجم الحسن ابن عبداللہ نانجی دیوجانی

قواعد وضوابط

۱۔ سوالنامہ گذشتہ ایڈیشن کی طرح اس بار بھی کتاب کے ساتھ نہیں دیا جائے گا بلکہ مقررہ تاریخ ۵ دسمبر ۲۰۲۱ بروز اتوار صبح ۱۲ بجے مقررہ علاقے میں معین سینٹرز میں لیا جائے گا۔

۲۔ شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کر کے جواب نامہ پُر کریں۔

۳۔ ترغیب مطالعہ پروگرام میں شمولیت کی اہلیت: کم از کم بارہ سال کی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں۔

۴۔ دیئے گئے جوابات میں سے مناسب ترین جواب پر نشان لگائیں لہذا ایک سے زائد جواب پر کسی طرح کا نشان نہ لگائے چاہے مٹائے جانے کا نشان ہی کیوں نہ ہو بصورت دیگر جواب غلط شمار ہو گا۔ جوابات اسی کتابچے میں موجود مواد کے مطابق چیک کیے جائیں گے۔

۵۔ دوران امتحان کسی بھی طرح کی نقل یا آپس میں گروپنگ کی گئی تو ایک وارننگ کے بعد امتحانی پیپر کینسل کر دیا جائے گا۔

۶۔ امتحان میں ادارے کی طرف سے دیئے گئے کتابچہ کے علاوہ کسی بھی طرح کا دیگر مواد رکھنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

۷۔ خصوصی انعامات خواتین و حضرات میں علیحدہ علیحدہ تقسیم کئے جائیں گے۔ ایک سے زائد خصوصی انعام کے حقدار ہونے کی صورت میں انعامات بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کئے جائیں گے۔

خصوصی انعامات

پہلا انعام:- Rs.10,000/- دوسرا انعام:- Rs.8,000/- تیسرا انعام:- Rs.6,000/-

چوتھا انعام:- Rs.5,000/- پانچواں انعام:- Rs. 2,500/-

نوٹ: تمام شرکاء کو کم از کم ۳۳ فیصد (30/10) نمبر حاصل کرنے پر ہر نمبر کے عوض ۱۰ روپے بطور انعام دیئے جائیں گے۔

۸۔ یہ سلسلہ آن لائن صورت میں بھی موجود ہے (Audio, Urdu, English & Roman Book) اور اس کی تفصیلات آپ ہمارے فون نمبر 32253606 اور فیس بک facebook.com/giyfpakistan سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ: گوہر حکمت کی آن لائن رجسٹریشن اس بار فری رکھی گئی ہے۔

۹۔ کسی بھی طرح کی معلومات کے لیے خصوصا بیرون ملک رہنے والے مومنین ہمارے ای میل پر رابطہ کریں:
giyf@greenislandtrust.org

۸۔ کتابچہ یکم سے ۲۷ نومبر ۲۰۲۱ تک درج ذیل ان سینٹرز سے حاصل کر سکتے ہیں:

- GIYF، امتل اپارٹمنٹ، نزد نوبل کمپیوٹر سینٹر، سولجر بازار نمبر ۱
  (صبح ۱۱ سے شام ۷ روزانہ سوائے اتوار)
- GIWW، راحین ایوینیو، نزد پاک نایٹ کلینک، سولجر بازار نمبر ۲
  (صبح ۱۰ سے ۱۲ اور شام ۴ سے ۷ روزانہ سوائے اتوار)
- محمد علی بک ڈپو، سولجر بازار (صبح ۱۱ سے رات ۸ سوائے اتوار)
- اے ۱۱۴/ ۱۴۵، سروے نمبر ۴۱۷، ملیر (0333-3431638)
- مسجد وحدت المسلمین، چشتی نگر (0312-9743508)
- بقیۃ اللہ اکیڈمی، گلگتی محلہ، نیو میانوالی کالونی، منگھو پیر روڈ (0321-2954620)
- جامع مسجد خدیجہ الکبری، سیکٹر نمبر ۱۱، بلدیہ ٹاؤن (0345-2844736)
- گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول امپھری، پنیال روڈ، گلگت (0310-0775595)
- خیر النساء اکیڈمی، نزد عبد اللہ ہسپتال، اسکردو، بلتستان (0344-9511393)
- مدرسہِ زہرا (باری ماما)، شادمان، بالمقابل اسکالر کالج، لاہور (0321-5550763)
- ۹۵۶-۹۵۷، LMQ روڈ، بالمقابل TCS آفس، ملتان (0321-3389300)
- جامعہ مسجد علی ابن علی طالب علیہ السلام محلہ خو جگن، نارووال (0332-4756937)

۱۰۔ نتائج کا اعلان اور تقسیمِ انعامات کا پروگرام ۲۰ دسمبر ۲۰۲۱ء کو منعقد کیا جائے گا۔

۱۱۔ ۲۷ دسمبر ۲۰۲۱ء تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہو گا۔

۱۲۔ اس کتابچہ سے متعلق تجاویز یا شکایات ادارہ کے e-mail پر بھیجی جا سکتی ہیں، لیکن انتظامیہ کا فیصلہ حتمی تصور کیا جائے گا۔

فہرست

قواعد و ضوابط ۵
پیش لفظ ۹
امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت، نام ولقب اور والدہ گرامی کے حالات ۱۰
امام جعفر صادق علیہ السلام کے القاب اور کنیت ۱۰
شمائل امام جعفر صادق علیہ السلام ۱۱
نقشِ انگشتر ۱۲
والدۂ گرامی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ۱۲
مختصر مناقب و مکارم اخلاق امام جعفر صادق علیہ السلام اور امت مسلمہ کا حضرت کے فضل کا اعتراف کرنا . ۱۵
ارشادات امام جعفر صادق علیہ السلام ۱۸
۱۔ علمِ امام جعفر صادق علیہ السلام ۱۹
۲۔ اوصافِ حمیدۂ امام جعفر صادق علیہ السلام ۲۰
۳۔ بحث و مناظرہ کے آداب ۲۲
۴۔ اہل بیت علیہم السلام کے چاہنے والوں کا کردار کیسا ہونا چاہیئے؟ ۲۴
۵۔ پُرانا لباس پہننے میں کوئی قباحت نہیں ۲۷
۶۔ لڑکیوں کے رزق کے بارے میں پریشان مت ہو ۲۷
۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا عفو و کرم ۲۸
۸۔ رات کے وقت فقراء و مساکین کی مدد فرمانا ۲۹
۹۔ حضرت علیہ السلام کا مخفیانہ عطیہ ۳۰
۱۰۔ امام صادق علیہ السلام کی رحم دلی و مہربانی ۳۱

۱۱۔ امام صادق علیہ السلام کے طولانی رکوع و سجود ۳۱
۱۲۔ آپ علیہ السلام کا روزہ کی حالت میں خوشبو لگانا ۳۱
۱۳۔ طلب معاش میں محنت کرنا امام علیہ السلام کا پسندیدہ عمل ۳۲
۱۴۔ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کرنا ۳۲
۱۵۔ امام علیہ السلام کا دنیا میں رہ کر جنت میں گھر خریدنا ۳۳
۱۶۔ امام علیہ السلام کا جنت کی ضمانت دینا ۳۴
۱۷۔ حلم و بردباری امام جعفر صادق علیہ السلام ۳۶
امام جعفر صادق علیہ السلام کے کچھ حکمت آمیز کلمات، مواعظ و نصائح ۳۶
پہلا ارشاد: حمران بن اعین کو نصیحت ۳۶
دوسرا ارشاد: گوشہ نشینی، لوگوں سے کنارہ کشی ۳۷
تیسرا ارشاد: بلاء و مصیبت عافیت کا سبب ۴۸
چوتھا ارشاد: دنیا کی بے رُخی ۴۹
پانچواں ارشاد: اپنی آخرت کا سامان خود اکٹھا کرو ۵۱
چھٹا ارشاد: عبد اللہ بن جندب کو وصیت ۵۱
ساتواں ارشاد: امور میں دقت و تامل اور جلد بازی سے پرہیز ۵۳
آٹھواں ارشاد: انبیاء علیہم السلام کے مکارم اخلاق کو اپناؤ ۵۳
نواں ارشاد: مصیبت میں جزع اور فریاد کے بجائے صبر سے کام لینا ۵۷
دسواں ارشاد: شیطان کا لشکر ۵۹

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوام عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ "گوہر حکمت" کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی و کوشش کی جائے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بار بھی اس کتابچہ کے لیئے مواد معروف کتاب "سفینۃ البحار" کے مصنف، ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمیؒ کی کتاب "احسن المقال" سے اقتباس لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں شیخ عباس قمیؒ نے چہاردہ معصومین علیہ السلام کی سیرت کو مختلف عنوانات کے تحت عمدگی سے تصنیف کیا ہے اور ساتھ ہی رحلت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے خلفاء اور اس دور کی مختلف مشہور شخصیات کے حالات کو بھی بیان کیا ہے۔ اردو دان طبقے کے لئے زبان کی سلاست کے پیش نظر اصل متن سے تقابل کرتے ہوئے بعض مقامات پر اردو ترجمے میں بعض اصلاحات بھی کی گئی ہیں۔

مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے مختصر کتابچے کی صورت میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے کم از کم ۱۲ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد ہٹا کر ہر عمر کے مرد و خواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا سید ہاشم عباس زیدی، مولانا مصطفی علی وکیل، مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی اور مولانا قمر علی لیلانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

مولانا غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت، نام ولقب اور والدہ گرامی کے حالات

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت باسعادت پیر کے دن سترہ ربیع الاول سن ۸۳ ہجری قمری میں واقع ہوئی۔ یہ وہی تاریخ ہے جس میں سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور نے اس تاریک دنیا کو منور کیا اور آپ علیہ السلام کی ولادت واقع ہوئی۔ سترہ ربیع الاول کا دن انتہائی بابرکت و باشرف اور سال کے عظیم ایام میں سے ایک ہے۔ قدیم ایام سے آل محمد علیہم السلام کے نیک و صالح افراد اس دن کو باعظمت سمجھتے رہے ہیں اور اس کی عزت و حرمت کی پاسداری کرتے آرہے ہیں۔ روایات میں اس دن کے روزہ رکھنے کی بہت زیادہ فضیلت اور ثواب بیان ہوا ہے اور اس دن صدقہ دینا اور مقامات مقدسہ کی زیارت کرنا اور اچھے کام بجالانا اور اہل ایمان کو خوش و مسرور کرنا مستحب ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کے القاب اور کنیت

آپ علیہ السلام کا اسم گرامی جعفر اور کنیت شریف، (ابو عبد اللہ) ہے اور آپ علیہ السلام کے القاب صابر، فاضل، طاہر اور صادق ہیں کہ جن میں سے زیادہ مشہور لقب صادق ہے۔

ابن بابویہ نے اپنی کتاب کمال الدین و تمام النعمہ میں خالد کابلی سے روایت نقل کی ہے۔ خالد کابلی کہتا ہے میں امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ زمین حجتِ خدا سے خالی نہیں رہ سکتی پس آپ علیہ السلام کے بعد روئے زمین پر اللہ کی حجت اور امام کون ہو گا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا:

ابْنِی مُحَمَّدٌ وَ اسْمُهُ فِی التَّوْرَاةِ بَاقِرٌ یَبْقُرُ الْعِلْمَ بَقْراً هُوَ الْحُجَّةُ وَ الْإِمَامُ بَعْدِی وَ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ ابْنُهُ جَعْفَرٌ وَ اسْمُهُ عِنْدَ أَهْلِ السَّمَاءِ الصَّادِقُ

میرا بیٹا محمد جس کا نام تورات میں باقر ہے۔ جو علم کو بحد کمال شگافتہ کرے گا اور وہی میرے بعد اللہ کی حجت اور امام ہو گا اور اُس کے بعد اس کا بیٹا جعفر کہ جس نام گرامی آسمان والوں کے نزدیک صادق ہے۔
خالد کہتا ہے: اے میرے سید و سردار! کیونکر فقط انہیں کا نام صادق ہو گا جبکہ آپ علیہ السلام سب کے سب صادق ہیں؟ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه و آله و سلم قَالَ إِذَا وُلِدَ ابْنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهم السلام فَسَمُّوهُ الصَّادِقَ فَإِنَّ لِلْخَامِسِ مِنْ وُلْدِهِ وَلَداً اسْمُهُ جَعْفَرٌ يَدَّعِي الْإِمَامَةَ اجْتِرَاءً عَلَى اللهِ وَ كَذِباً عَلَيْهِ فَهُوَ عِنْدَ اللهِ جَعْفَرٌ الْكَذَّابُ الْمُفْتَرِي عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمُدَّعِي لِمَا لَيْسَ لَهُ ثُمَّ بَكَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام بُكَاءً شَدِيداً ثُمَّ قَالَ كَأَنِّي بِجَعْفَرٍ الْكَذَّابِ وَ قَدْ حَمَلَ طَاغِيَةَ زَمَانِهِ عَلَى تَفْتِيشِ أَمْرِ وَلِيِّ اللهِ۔[1]

مجھ سے میرے والد گرامی اور اُن سے اُن کے والد گرامی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میرا بیٹا جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام پیدا ہو تو اس کا نام صادق رکھنا کیونکہ اس کی اولاد میں سے پانچویں پشت میں جعفر نامی ایک شخص ہو گا جو امامت کا جھوٹا دعویٰ کرے گا اور افتراء باندھے گا اور وہ خدا کے نزدیک جعفر کذاب اور خدا پر افتراء باندھنے والا ہے اور اُس چیز (امامت) کا دعوی کرنے والا ہے جس کا وہ اہل نہیں۔ پس امام زین العابدین علیہ السلام گریہ فرمانے لگے اور فرمایا: گویا میں جعفر کذاب کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے زمانہ کے ظالم خلیفہ کو پوشیدہ و پنہاں امام یعنی صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ کی تفتیش و جستجو پر اُبھارے گا۔

شمائل امام جعفر صادق علیہ السلام

مناقب ابن شہر آشوب نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے شکل و شمائل کے اس طرح بیان ہوئے ہیں:

۱۔ کمال الدین و تمام النعمۃ، ج ۱، ص ۳۱۹.

كَانَ رَبْعَ الْقَامَةِ أَزْهَرَ الْوَجْهِ حَالِكَ الشَّعْرِ جَعْداً أَشَمَّ الْأَنْفِ أَنْزَعَ رَقِيقَ الْبَشَرَةِ دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ عَلَى خَدِّهِ خَالٌ أَسْوَدُ وَعَلَى جَسَدِهِ خِيلَانٌ حُمْرَةٌ۔[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام درمیانہ قد، گھنگریالے گھنے سیاہ بال اور لمبی کھڑی ناک کے حامل تھے اور پیشانی کے دونوں طرف سے بال ظاہر ہوتے تھے۔ نرم جلد اور سینے پر بال رکھتے تھے اور آپ علیہ السلام کے رخسار پر سیاہ تل تھا اور جسم مبارک پر سرخ نشان ظاہر تھے۔

نقشِ انگشتر

امام رضا علیہ السلام کی روایت کے مطابق آپ علیہ السلام کا نقشِ نگین "اللّٰهُ وَلِيِّي وَ عِصْمَتِي مِنْ خَلْقِه"[2] اور دوسری روایت میں ہے "اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ"[3] اور ایک معتبر روایت کے مطابق "أَنْتَ ثِقَتِي فَاعْصِمْنِي مِنَ النَّاسِ"[4] ایک اور روایت کے مطابق آپ کی انگوٹھی کا نقشِ مبارک "مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ"[5] تھا اور ان کے علاوہ بھی نقش مبارک نقل ہوئے ہیں۔

والدۂ گرامی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ نجیبہ جلیلہ مکرمہ جناب فاطمہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر تھیں جو ام فروہ کے نام سے مشہور ہیں۔ چھٹے امام علیہ السلام اپنی والدہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

---

۱. مناقب آل ابی طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)، ج ۴، ص ۲۸۱.

۲. الامالی (للصدوق)، ص ۴۵۸.

۳. الکافی (ط ۔ الاسلامیۃ)، ج ۶، ص ۴۷۳.

۴. الکافی (ط ۔ الاسلامیۃ)، ج ۶، ص ۴۷۳.

۵ بحار الانوار (ط ۔ بیروت)، ج ۴۷، ص ۱۰.

كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ آمَنَتْ وَ اتَّقَتْ وَ أَحْسَنَتْ وَ اللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِين۔ [1]

میری والدہ ماجدہ ان عورتوں میں سے ہیں جو ایمان لائیں اور جنہوں نے تقویٰ و پرہیز گاری کو اختیار کیا اور احسان و نیکو کاری کی اور خدا نیکو کار لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

بے شک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس مختصر کلام میں اپنی والدۂ گرامی کے تمام اوصاف شریفہ کو جمع فرما دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ہمام بن عبادہ کے سوال کے جواب میں کہ جس نے کہا تھا کہ آپ علیہ السلام میرے لئے متقین کی صفات اس طرح بیان فرمائیں کہ گویا میں ان کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں تو امیر المومنین علیہ السلام نے پہلے اسی جواب پر اکتفاء کیا:

يَا هَمَّامُ اتَّقِ اللهَ وَ أَحْسِنْ فَإِنَّ اللهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ الَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُون۔ [2]

اے ہمام! اللہ سے ڈرو اور نیک کام کرو پس بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں اور وہ جو نیک کام کرتے ہیں۔

علماء نے اس کی تشریح میں کہا کہ گویا تقویٰ سے مراد ان تمام چیزوں سے اجتناب کرنا ہے کہ جن سے خدا نے روکا اور منع فرمایا ہے اور احسان سے مراد ہر اس چیز کا بجالانا ہے کہ جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ پس مولائے کائنات علیہ السلام کا یہ مختصر اور جامع کلام متقین کی تمام صفات و فضائل کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

شیخ جلیل علی بن الحسین مسعودی اثبات الوصیۃ میں فرماتے ہیں کہ جنابِ ام فروہ علیہا السلام اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے زیادہ متقی و پرہیز گار تھیں اور اس مخدرہ نے امام زین العابدین علیہ السلام سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں کہ جن میں سے ایک روایت یہ ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے بی بی ام فروہ علیہا السلام سے ارشاد فرمایا:

---

۱. الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۱، ص ۴۷۲.

۲. نہج البلاغۃ (للصبحی صالح)، ص ۳۰۳.

يَا أُمَّ فَرْوَةَ إِنِّي لَأَدْعُو اللهَ لِمُذْنِبِي شِيعَتِنَا فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ - يَعْنِي الِاسْتِغْفَارَ - لِأَنَّا نَصْبِرُ عَلَى مَا نَعْلَمُ وَ هُمْ يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ۔ [1]

اے ام فروہ علیہا السلام! میں دن و رات میں اپنے گناہگار شیعوں کے لئے سو مرتبہ دعا کرتا ہوں یعنی ان کے لئے استغفار اور ان کے گناہوں کی بخشش کا تقاضا کرتا ہوں کیونکہ ہم ایسی چیز پر صبر کرتے ہیں کہ جسے جانتے ہیں اور وہ اس چیز پر صبر کرتے ہیں کہ جسے نہیں جانتے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ ام فروہ علیہا السلام اس قدر باشرف اور مکرمہ خاتون تھیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو ابن المکرمہ (مکرمہ خاتون کا بیٹا) سے بھی تعبیر کیا جاتا تھا۔ عبد الاعلیٰ روایت کرتا ہے کہ میں نے بی بی ام فروہ علیہا السلام کو دیکھا کہ آپ علیہا السلام نے ایک ایسی چادر اوڑھ رکھی تھی کہ جس میں آپ علیہا السلام کو کوئی پہچان نہ سکے اور آپ علیہا السلام خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھیں۔ عبد الاعلیٰ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپ علیہا السلام نے بائیں ہاتھ سے حجر اسود کو مس کیا (جسے استلام کہا جاتا ہے) تو طواف کرنے والوں میں سے ایک شخص کہا:

يَا أَمَةَ اللهِ أَخْطَأْتِ السُّنَّةَ

اے کنیزِ خدا! تو نے حج کے سنت و آداب میں خطا کی ہے کہ بائیں ہاتھ سے استلام کیا ہے۔ جنابِ ام فروہ علیہا السلام نے جواب میں فرمایا:

فَقَالَتْ إِنَّا لَأَغْنِيَاءُ عَنْ عِلْمِكَ۔ [2]

یعنی (ہمیں مت سکھاؤ) ہم تمہارے علم سے بے نیاز ہیں۔

مؤلف فرماتے ہیں: ظاہراً وہ شخص اہل سنت کے فقہاء میں سے تھا اور کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ خاتون اہل سنت کی فقہ سے بے نیاز نہ ہو کہ جس کا شوہر باقر علوم اولین و آخرین ہو اور اس کا شوہر زین العابدین علیہ السلام کا بیٹا ہو اور اس کا اپنا بیٹا سر چشمۂ علم و معدنِ حکمت و یقین جعفر بن محمد الصادق الامین صلوات اللہ علیہم اجمعین

---

۱. اثبات الوصیہ، ص ۱۸۲. (البتہ دیگر کتبِ معتبرہ میں جنابِ ام فروہ کی یہ روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے مختصر اختلاف کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ رجوع کریں: الکافی، ج ۱، ص ۴۷۲)

۲. الکافی (ط ۔ الاسلامیۃ)، ج ۴، ص ۴۲۸.

ہو اور جس کا باپ امام زین العابدین علی بن الحسین علیہم السلام کے با اعتماد و ثقہ افراد میں سے ہو اور جس کے والد گرامی مدینہ کے سات فقہاء میں سے ایک ہوں اور خود اس بی بی نے علم کی گود میں تربیت اور فقہ کے گھرانے میں نشوونما پائی ہو اور جس بی بی کی ایک خواہر گرامی ہیں کہ جو ام حکیم کے نام سے مشہور ہیں۔ جو اسحاق عریضی ابن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی زوجہ اور قاسم بن اسحاق کی والدہ جو مرد جلیل اور امیر یمن تھے اور قاسم بن اسحاق، داؤد بن قاسم کے والد ہیں کہ جو ابو ہاشم جعفری بغدادی کے نام سے مشہور ہیں۔ جن کا ذکر حضرت علی نقی علیہ السلام کے اصحاب میں آئے گا۔ (جس بی بی کا تعلق ایسے باشرف اور باعظمت اور کمال علم گھرانے ہو بھلا اسے اغیار کے علم کی کیا حاجت ہو گی)

مختصر مناقب و مکارم اخلاق امام جعفر صادق علیہ السلام اور امت مسلمہ کا حضرت علیہ السلام کے فضل کا اعتراف کرنا

شاعر عبد اللہ بن مبارک امام جعفر صادق علیہ السلام کی شان میں اس طرح مدح سرائی کرتا ہے:

أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَوْقَ الْمَدْحِ وَ الْمَدْحُ عَنَاءٌ   إِنَّمَا الْأَشْرَافُ أَرْضٌ وَلَهُمْ أَنْتَ سَمَاءٌ

جَازَ حَدَّ الْمَدْحِ مَنْ قَدْ وَلَدَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ   اللهُ أَظْهَرَ دِينَهُ وَ أَعَزَّهُ بِمُحَمَّدٍ

وَ اللهُ أَكْرَمَ بِالْخِلَافَةِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ[1]

اے جعفر علیہ السلام! آپ کی ذات مبارک اس سے کہیں زیادہ بلند ہے کہ اس کی مدح سرائی ہو سکے۔

اور آپ علیہ السلام کی شان میں مدح ایک سخت و مشکل کام ہے۔

باشرافت لوگ اگر زمین کی مانند ہیں تو آپ علیہ السلام (مقام و مرتبہ کے اعتبار سے) ان کے لئے آسمان کی مانند ہیں۔

---

۱. مناقب آل ابی طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)، ج ۴، ص ۲۷۷.

وہ شخص مدح کی حد سے ویسے ہی بہت آگے ہے جو فرزند انبیاء ہے۔

اور اللہ نے جس کے دین کو ظاہر کیا ہے اور اسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے عزت بخشی۔

اور اللہ نے جعفر بن محمد علیہ السلام کو اپنی خلافت کے ذریعے شرف و فضیلت بخشی ہے۔

شیخ مفیدؒ فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے بھائیوں کے درمیان اپنے والد گرامی امام محمد باقر علیہ السلام کے خلیفہ، وصی اور حضرت علیہ السلام کے بعد امر امامت کے عہدہ دار تھے اور اپنے تمام بھائیوں کے درمیان واضح و آشکار فضیلت رکھتے تھے اور اپنے تمام بھائیوں سے زیادہ قدر و منزلت کے حامل تھے اور آپ علیہ السلام کی عظمت و جلالت ہر خاص و عام سے بڑھ کر تھی۔ لوگوں نے اس قدر آنحضرت علیہ السلام سے علوم نقل کئے ہیں کہ آپ علیہ السلام کے علوم تمام شہروں میں منتشر ہو گئے تھے اور آپ علیہ السلام کی علمیت کا ذکر دنیا کے ہر گوشے میں زبان زدِ عام ہو گیا تھا اور علماء اہل بیت علیہ السلام (دیگر آئمہ اطہار علیہم السلام) میں سے کسی سے اتنے علوم نقل نہیں ہوئے کہ جتنے آپ علیہ السلام سے نقل ہوئے اور جس قدر روایات و احادیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوئیں کسی اور امام سے اتنی احادیث نقل نہیں ہوئیں اور اصحاب حدیث (علم رجال کے علماء) نے اُن ثقات اور معتبر راویوں کو جمع کیا ہے کہ جنھوں نے حضرت علیہ السلام سے روایت کی ہے تو ان کی تعداد چار ہزار تک بیان کی گئی ہے باوجود اس کے کہ یہ علماء رجال راویوں کے بارے میں اختلاف رائے رکھتے ہیں اور آپ علیہ السلام کی امامت پر دلائل، اس قدر واضح اور شفاف ہیں کہ جنھوں نے دلوں کو روشن کر دیا اور ان دلائل میں شبہات ڈالنے کے ذریعے اعتراض کرنے والے مخالفین کی زبانوں پر تالا لگا دیا۔[1]

سید شبلنجی شافعی اپنی کتاب نور الابصار میں لکھتے ہیں:

1۔ الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد، ج ۲، ص ۱۷۹۔

مَنَاقِبُهُ كَثِيرَةٌ تَكَادُ تَفُوتُ عَدَّ الحِسَابِ وَ يَحَارُ فِي أَنْوَاعِهَا فَهْمُ اليَقْظِ الْكَاتِبِ رَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَعْيَانِ الْأَئِمَّةِ وَ أَعْلَامِهِمْ كَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ جَرِيْحٍ وَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ الثَّوْرِي وَ ابْنِ عُيَيْنَةٍ وَ أَبُوحَنِيْفَةٍ وَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي وَغَيْرِهِم۔[1]

حضرت علیہ السلام کے مناقب بہت زیادہ ہیں اس قدر کہ کوئی حساب کرنے والا ان کا حساب نہیں کر سکتا اور ذہین و ہوشیار کاتب ان مناقب کے انواع و اقسام سے حیرت میں ہے۔ اعیان ائمہ اہل سنت اور ان کے علماء کی ایک جماعت نے آپ علیہ السلام سے روایت کی ہے مثلاً یحیی بن سعید، ابن جریح، مالک بن انس ثوری، ابن عیینہ، ابوایوب سجستانی وغیرہ۔

سید شبلنجی شافعی اسی کتاب میں کہتے ہیں:

قَالَ ابنُ قُتَيْبَةَ فِي أَدَبِ الكَاتِبِ: كِتَابُ الجَفْرِ كَتَبَهُ الإِمَامُ جَعْفَرُ بنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ بِنِ مُحَمَّدٍ البَاقِرِ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا فِيهِ كُلَّ مَا يَحْتَاجُونَ إِلَى يومِ القيامَةِ وَإِلَى هَذَا الجَفْرِ أَشَارَ أَبُو العَلَاءِ المَعَرِّيُّ بِقَوْلِهِ:

ابن قتیبہ نے کتاب ادب الکاتب میں کہا ہے کہ کتاب جفر جو کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے لکھی ہے اس میں وہ سب کچھ ہے کہ جس کے قیامت تک آنے والے لوگ محتاج ہیں اور اسی جفر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابو العلا معرّی نے یہ اشعار کہے ہیں:

لَقَدْ عَجِبُوا لِأَهْلِ البَيْتِ لَمَّا ۔۔۔ أَتَاهُمْ عِلْمُهُمْ فِي مَسْكِ جَفْرِ

لوگوں نے اہل بیت علیہم السلام پر تعجب کیا جب کہ ان کے پاس اہل بیت علیہم السلام کا علم بکری کے بچے (جسے عربی میں جفر کہا جاتا ہے) کی کھال پر لکھا ہوا آیا یعنی وہ کہتے ہیں کہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ تمام علم چار مہینے کے بکری کے بچہ کی کھال میں آجائے پس شاعر ان کی حیرانی کو دور کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

وَ مِرْآةُ المُنَجِّمِ وَهِيَ صُغْرَى ۔۔۔ أَرَتْهُ كُلَّ عَامِرَةٍ وَ قَفْرٍ[2]

---

1. نور الابصار، ص ۱۴۵۔

2. نور الابصار، ص ۱۴۶۔

منجّم کا آئینہ (جو کہ اسطرلاب کہلاتا ہے اور چھوٹا ہوتا ہے) اس کے چھوٹے ہونے کے باوجود منجّم کو آسمان وزمین اور آباد و غیر آباد جگہیں دکھاتا ہے۔

روایت میں بیان ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام کی ایک مجلسِ درس ہر عام و خاص کے لئے تھی اور لوگ اطرافِ عالم سے آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ علیہ السلام سے حلال وحرام تاویل قرآن اور فصل الخطاب کے متعلق سوال کرتے تھے اور کوئی شخص آپ علیہ السلام کی بارگاہ سے نہ نکلتا، مگر ایسے جواب کے ساتھ جو اس کا پسندیدہ جواب ہوتا تھا۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ ظاہراً یہ مجلس حج کے ایام میں ہوتی تھی۔ خلاصہ یہ ہے کہ کسی سے اتنے علوم و حقائق نقل نہیں ہوئے جتنے آپ علیہ السلام سے نقل ہوئے ہیں اور باوجود اس کے کہ چار ہزار افراد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور دینی کتب آپ علیہ السلام کی احادیث و علوم سے پُر ہیں پھر بھی ابھی تک آپ علیہ السلام کے علوم کا عُشرِ عشیر (بہت کم مقدار) بھی ظاہر نہیں ہوا بلکہ اب تک جو کچھ آپ علیہ السلام کے علوم میں سے ظاہر ہوا ہے وہ سمندر کے قطرہ کی مانند ہے۔ نقل ہوا ہے کہ بعض علماء اہل سنت آپ علیہ السلام کے شاگردوں، خادموں اور پیروکاروں میں سے تھے اور جنہوں نے آپ علیہ السلام کے حضور تحصیلِ علم کی خاطر زانوئے ادب طے کئے تھے۔ مثلاً ابو حنیفہ، محمد بن حسن اور ابویزید طیفورِ سَقّاء نے حضرت علیہ السلام کی خدمت اور سقایت کی ہے اور ابراہیم بن ادہم اور مالک بن دینار آپ علیہ السلام کے غلاموں میں سے تھے۔

ارشادات امام جعفر صادق علیہ السلام

مؤلف فرماتے ہیں کہ مناسب ہے کہ یہاں امام جعفر صادق علیہ السلام کی چند احادیث بابرکت سے فیض حاصل کیا جائے۔

۱۔ علمِ امام جعفر صادق علیہ السلام

ابن شہر آشوب نے مسند ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے حسن بن زیادہ کہتا ہے کہ میں نے ابو حنیفہ سے یہ سوال ہوتے سنا کہ کسی شخص کو تو نے دیکھا ہے کہ جس کی فقاہت تمام لوگوں سے زیادہ ہے؟ ابو حنیفہ نے جواب دیا: جعفر بن محمد علیہما السلام۔ ابو حنیفہ کہتا ہے: جب منصور نے انہیں مدینہ سے بلوایا تو میرے پاس کسی کو بھیجا اور کہا کہ اے ابو حنیفہ! لوگ جعفر بن محمد علیہما السلام پر فریفتہ اور مفتون ہو رہے ہیں، لہٰذا تم اپنے فقہی مسائل میں سے مشکل اور سخت ترین مسئلے تیار کرو۔ ابو حنیفہ کہتا ہے پس میں نے ان کے لئے چالیس مسئلے تیار کئے تو منصور نے مجھے اپنے پاس بلایا اور وہ اس وقت حیرہ (نجف الاشرف اور دریائے فرات کا درمیانی علاقہ) کے مقام پر موجود تھا میں اس کے پاس گیا جب میں اس کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اس کے دائیں طرف بیٹھے ہیں جب میری نگاہ آپ علیہ السلام پر پڑی تو ایسی ہیبت آنجناب علیہ السلام کی مجھ پر طاری ہوئی کہ منصور کی بھی مجھ پر اتنی ہیبت نہ تھی۔ پس میں نے منصور کو سلام کیا۔ اس نے مجھے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا۔ منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اے ابا عبد اللہ! یہ ابو حنیفہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں میں اسے جانتا ہوں۔ پھر منصور نے اپنا رُخ میری طرف کیا اور کہنے لگا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اپنے سوالات پوچھو۔ ابو حنیفہ کہتا ہے پس میں سوالات کرتا گیا اور آپ علیہ السلام جواب دیتے رہے اور فرماتے کہ تم لوگ اس مسئلے میں یہ کہتے ہو اور مدینہ والے یہ کہتے ہیں اور ہم اس مسئلہ میں یہ کہتے ہیں اور ہماری رائے کبھی تمہارے موافق ہوتی ہے اور کبھی اہل مدینہ کے مطابق اور کبھی ہم تم سب سے اختلاف رکھتے ہیں۔ ابو حنیفہ کہتا ہے میں نے ایک ایک کر کے چالیس مسائل پوچھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی ایک مسئلہ کو بھی بغیر جواب کے نہیں چھوڑا۔ اس وقت ابو حنیفہ نے کہا:

أَلَيْسَ أَنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ أَعْلَمُهُمْ بِاخْتِلَافِ النَّاسِ۔[1]

۱۔ مناقب آل ابی طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)، ج ۴، ص ۲۵۵۔

کیا ایسا نہیں ہے کہ جو لوگوں کے اختلاف اقوال کا زیادہ علم رکھتا ہو وہی لوگوں میں سب سے زیادہ عالم ہے۔(یقیناً ایسا ہی ہے)

۲۔ اوصافِ حمیدۂ امام جعفر صادق علیہ السلام

شیخ صدوق نے خصال میں امام مالک، مالک بن انس جو کہ اہل مدینہ کے فقیہ اور اہلِ سنت کے چار اماموں میں سے ایک امام ہیں، سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ علیہ السلام میرے لئے تکیہ لے آتے تاکہ میں اس پر تکیہ دے کر بیٹھ سکوں اور وہ میری عزت افزائی فرماتے اور فرماتے کہ اے مالک! میں تجھے دوست رکھتا ہوں۔ یہ سُن کر میں خوشی سے مسرور ہو جاتا اور اس پر خدا کی حمد و ثنا کرتا۔ پھر مالک بن انس کہتا ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام کو تین حالات سے خالی نہیں دیکھا گیا۔ یا روزہ دار ہوتے یا عبادتِ خدا میں مصروف رہتے یا ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے اور آپ علیہ السلام اللہ کے اُن عظیم عبادت گزاروں اور اُن بلند مرتبہ زاہدوں میں سے تھے جو خوف اور خشیت الٰہی رکھتے ہیں اور آپ علیہ السلام کثرت سے احادیث نقل کرنے والے، خوش صحبت اور لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ پہنچانے والے تھے اور جب بھی آپ علیہ السلام کی زبان مبارک پر "قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ" الفاظ جاری ہوتے آپ علیہ السلام کا رنگ متغیر ہو جاتا کبھی سبز اور کبھی زرد ہو جاتا۔ اتنا بدلتا جاتا تھا کہ آپ علیہ السلام کو پہچاننے والا شخص بھی آپ علیہ السلام کو نہیں پہچان پاتا تھا۔

مالک بن انس کہتا ہے: ایک سال امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ حج پر گیا۔ جب احرام باندھنے کی جگہ پر آپ علیہ السلام کا اونٹ رُکا اور آپ علیہ السلام نے چاہا کہ تلبیہ کہیں تو اس طرح آپ علیہ السلام کی حالت منقلب اور دگرگوں ہوئی کہ جتنا آپ علیہ السلام نے کوشش کی کہ تلبیہ کہیں آپ علیہ السلام کی آواز حلق میں اٹک جاتی اور قریب تھا کہ آپ علیہ السلام اونٹ سے گر جائیں۔ میں نے عرض کی اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تلبیہ کہیئے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

يَا ابْنَ أَبِي عَامِرٍ كَيْفَ أَجْسُرُ أَنْ أَقُولَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَ أَخْشَى أَنْ يَقُولَ عَزَّ وَ جَلَّ لِي لَا لَبَّيْكَ وَ لَا سَعْدَيْكَ۔[1]

اے ابن ابی عامر! کس طرح لبیک اللھم لبیک کہنے کی جسارت کروں جبکہ مجھے ڈر ہے کہ حق تعالیٰ میرے لبیک کے جواب میں فرمائے لا لبیک ولا سعدیک۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام کی بدلتی ہوئی حالت اور آپ علیہ السلام کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنے میں خوب غور و فکر کریں کہ سرکار ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف زبان پر لانے سے کس طرح امام علیہ السلام کی حالت متغیر ہوتی تھی حالانکہ وہ فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے جسم کا ٹکڑا تھے۔ پس اس روایت سے ہمیں سیکھنا چاہیئے کہ انتہائی تعظیم واحترام کے ساتھ اسم مبارک حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجیں اور اگر کسی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے بعد رمز و اشارہ (یعنی صرف ص لکھ دینا) کے بغیر مکمل صلوات لکھیں اور بعض بے سعادت افراد کی طرح رمز (ص) یا (صلعم) وغیرہ پر اکتفاء نہ کریں بلکہ وضو و طہارت کے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہ لکھیں اور نہ کہیں اور اتنے اہتمام کے بعد بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معذرت چاہیں کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت جو احترام بجالانا چاہیئے تھا اس میں کوتاہی کی اور زبان عجز و نیاز سے کہیں:

ہزار بار شویم دھان زمشک وگلاب   ہنوز نام تو بردن کمال بی ادبی است

اگر ہزار مرتبہ بھی اپنی زبان کو مشک اور آبِ گلاب سے دھولوں پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی اپنی زبان پر جاری کرنا کمال بے ادبی ہے۔

محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کتابِ کافی میں ابو ہارون سے روایت کی ہے کہ ابو ہارون کہتا ہے میں مدینہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ہمنشین تھا پس میں چند دن آپ علیہ السلام کی مجلس میں حاضر نہ ہو سکا۔ اس کے

۱۔ الخصال، ج۱، ص۱۶۷۔

بعد جب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں شرف یاب ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو ہارون! کچھ دنوں سے نظر نہیں آئے؟ میں نے عرض کی۔ میرے یہاں لڑکے کی ولادت ہوئی ہے۔ یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا اس لڑکے کو تمہارے لئے بابرکت قرار دے۔ پھر فرمایا تم نے اس کا نام کیا رکھا؟ میں نے کہا محمد۔ حضرت نے لفظِ محمد سنتے ہی اپنے سر کو جھکانا شروع کیا اور زبانِ مبارک پر محمد محمد کا ورد کرتے رہے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ علیہ السلام کا رخسارِ مبارک زمین سے جا لگے۔ اس کے بعد حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

بِنَفْسِی وَ بِوُلْدِی وَ بِأَهْلِی وَ بِأَبَوَیَّ وَ بِأَهْلِ الْأَرْضِ كُلِّهِمْ جَمِيعاً الْفِدَاءُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ۔

میری جان، میری اولاد، میرے اہل و عیال، میرے ماں باپ اور تمام اہل زمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہو جائیں۔

پھر فرمایا:

لَا تَسُبَّهُ وَ لَا تَضْرِبْهُ وَ لَا تُسِئْ إِلَيْهِ وَ اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْأَرْضِ دَارٌ فِيهَا اسْمُ مُحَمَّدٍ إِلَّا وَ هِيَ تُقَدَّسُ كُلَّ يَوْمٍ۔[1]

اس بچے کو گالی نہ دینا اور نہ مارنا پیٹنا اور اس کو کوئی آزار و اذیت نہ پہنچانا اور جان لو کہ کوئی ایسا گھر نہیں کہ جس گھر میں نام محمد ہو مگر یہ کہ ہر روز اس گھر کی تقدیس اور اس کو پاکیزہ کیا جاتا ہے۔

۳۔ بحث و مناظرہ کے آداب

کتاب توحیدِ مفضل میں روایت ہے کہ مفضل بن عمر، مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھا تھا کہ اس نے سنا کہ ابن ابی العوجاء اپنے کسی ساتھی کے ساتھ کفر آمیز کلمات کہنے میں مشغول ہے۔ مفضل برداشت نہ کر سکے اور

۱۔ الکافی (ط۔ الاسلامیۃ)، ج۶، ص۳۹۔

اس سے چلا کر کہا: اے دشمن خدا! تو نے دینِ خدا میں الحاد کیا اور باری تعالیٰ کا منکر ہوا اور دیگر اس قسم کے کلمات کہے۔ ابن ابی العوجاء نے کہا اے شخص! اگر تو علمِ کلام (عقائد کا علم) جاننے والوں میں سے ہے تو آ، ہم سے گفتگو اور مناظرہ کر۔ اگر تو نے دلیل سے ثابت کر دیا تو ہم تیری اتباع کریں گے اور اگر تو علم کلام نہیں جانتا تو ہمیں تجھ سے کوئی سروکار نہیں اور اگر تو جعفر بن محمد علیہما السلام کے اصحاب میں سے ہے تو حضرت علیہ السلام ہم سے اس طرح خطاب نہیں کرتے اور تیری طرح ہم سے مجادلہ نہیں کرتے اور پھر ابن ابی العوجاء امام جعفر صادق علیہ السلام کے مناظرے کے انداز کو اس طرح بیان کرتا ہے:

وَلَقَدْ سَمِعَ مِنْ كَلَامِنَا أَكْثَرَ مِمَّا سَمِعْتَ فَمَا أَفْحَشَ فِي خِطَابِنَا وَلَا تَعَدَّى فِي جَوَابِنَا وَإِنَّهُ الْحَلِيمُ الرَّزِينُ الْعَاقِلُ الرَّصِينُ لَا يَعْتَرِيهِ خُرْقٌ وَلَا طَيْشٌ وَلَا نَزَقٌ يَسْمَعُ كَلَامَنَا وَيُصْغِي إِلَيْنَا وَيَتَعَرَّفُ حُجَّتَنَا حَتَّى إِذَا اسْتَفْرَغْنَا مَا عِنْدَنَا وَظَنَنَّا أَنَّا قَطَعْنَاهُ دَحَضَ حُجَّتَنَا بِكَلَامٍ يَسِيرٍ وَخِطَابٍ قَصِيرٍ يُلْزِمُنَا بِهِ الْحُجَّةَ وَيَقْطَعُ الْعُذْرَ وَلَا نَسْتَطِيعُ لِجَوَابِهِ رَدّاً فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَخَاطِبْنَا بِمِثْلِ خِطَابِهِ۔[1]

بتحقیق انہوں نے اس سے زیادہ (کفر آمیز اور گستاخانہ) باتیں سنی ہیں کہ جو تو نے سنی ہیں لیکن کبھی بھی انہوں نے ہمیں گالی نہیں دی اور کبھی ہمارے جواب میں حد سے تجاوز نہیں کیا۔ بیشک وہ حلیم، باوقار، عاقل، محکم اور ثابت قدم ہیں جو آپے سے باہر نہیں ہوتے اور رفق و مدارات سے پاؤں نہیں نکالتا اور غیظ و غضب انہیں سبک و خفیف نہیں ہونے دیتا۔ ہماری پوری بات سنتے ہیں اور ہماری پوری حجت و دلیل کو غور سے سنتے ہیں یہاں تک کہ ہم جو کچھ جانتے ہیں کہہ لیتے ہیں اور جو حجت ہمارے پاس ہوتی ہے وہ لے آتے ہیں اس طرح کہ ہمیں گمان ہوتا ہے کہ ہم آپ علیہ السلام پر غالب آگئے ہیں اور ان کی دلیل و حجت کو چکنا چور کر دیا ہے اس وقت وہ گفتگو شروع کرتے ہیں، پس ہماری حجت و دلیل کو مختصر کلام سے باطل کر دیتے ہیں اور ہمارے عذر کو منقطع اور ہمیں اپنے جواب سے عاجز کر دیتے ہیں پس اگر تو ان کے اصحاب میں سے ہے تو ان کے خطاب کی طرح ہم سے خطاب کر۔

---

۱. توحید المفضل، ص ۴۱۔۴۲۔

۴۔ اہل بیت علیہم السلام کے چاہنے والوں کا کردار کیسا ہونا چاہیئے؟

سبط بن جوزی نے اپنی کتاب تذکرۃ الخواص میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے مکارم اخلاق میں سے ایک روایت نقل کی ہے کہ جسے زمخشری نے ربیع الابرار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک آزاد کردہ غلام کی اولاد شقرانی سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جن دنوں منصور نے لوگوں کو عطیے وہدیے دینا شروع کئے تو میرا کوئی نہیں تھا جو منصور کے پاس میری شفاعت و سفارش کرتا اور میرے لئے بھی تحفہ وصول کرتا لیکن پھر بھی میں اس کے دروازے پر جا کر کھڑا ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ جعفر بن محمد علیہما السلام تشریف لائے، میں کھڑا ہوا اور حضرت علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ کر عرض کی: خدا مجھے آپ علیہ السلام پر قربان کرے میں آپ علیہ السلام کا چاہنے والا شقرانی ہوں۔ حضرت علیہ السلام نے مجھے خوش آمدید کہا پھر میں نے اپنی حاجت کو حضرت علیہ السلام کی خدمت میں بیان کیا کہ میرے لئے منصور سے تحفہ دلا دیجئے۔ حضرت علیہ السلام سواری سے نیچے تشریف لائے منصور کے دربار میں داخل ہوئے اور جب باہر آئے تو میرا عطیہ آپ علیہ السلام کے ساتھ تھا، جسے اپنی آستین میں لئے ہوئے تھے پس آپ علیہ السلام نے وہ عطیہ میری آستین میں ڈالا اور فرمایا:

یَا شَقْرَانِیْ إِنَّ الْحَسَنَ مِنْ کُلِّ أَحَدٍ حَسَنٌ وَإِنَّهُ مِنْكَ أَحْسَنُ لِمَکَانِكَ مِنَّا وَإِنَّ الْقَبِیْحَ مِنْ کُلِّ أَحَدٍ قَبِیْحٌ وَ إِنَّهُ مِنْكَ أَقْبَحُ وَعَظَهُ عَلٰی جِهَةِ التَّعْرِیْضِ لِأَنَّهُ کَانَ یَشْرَبُ۔

اے شقرانی! اچھائی جس شخص سے بھی ہو اچھی ہے لیکن وہ تجھ سے ہو تو زیادہ اچھی ہے اس لئے کہ تو ہم سے منسوب ہے (تو ہمارا چاہنے والا ہے) اور برائی اور بدی ہر شخص سے بُری ہے لیکن تجھ سے زیادہ بُری ہے۔ (کیونکہ تو ہمارا چاہنے والا ہے) اور حضرت علیہ السلام کا یہ بیان اس وجہ سے تھا کہ شقرانی شراب پیتا تھا۔

پس یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے مکارم اخلاق میں سے تھا کہ آپ علیہ السلام نے اس کی حالت کو جاننے کے باوجود اسے خوش آمدید کہا اور اس کی حاجت کو پورا کیا اور اسے بطور تعریض وکنایہ وعظ و نصیحت فرمائی اور اس کے قبیح عمل کی تصریح نہیں فرمائی اور یہ انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے۔[1]

---

۱. ربیع الابرار ص ۳۴۵.

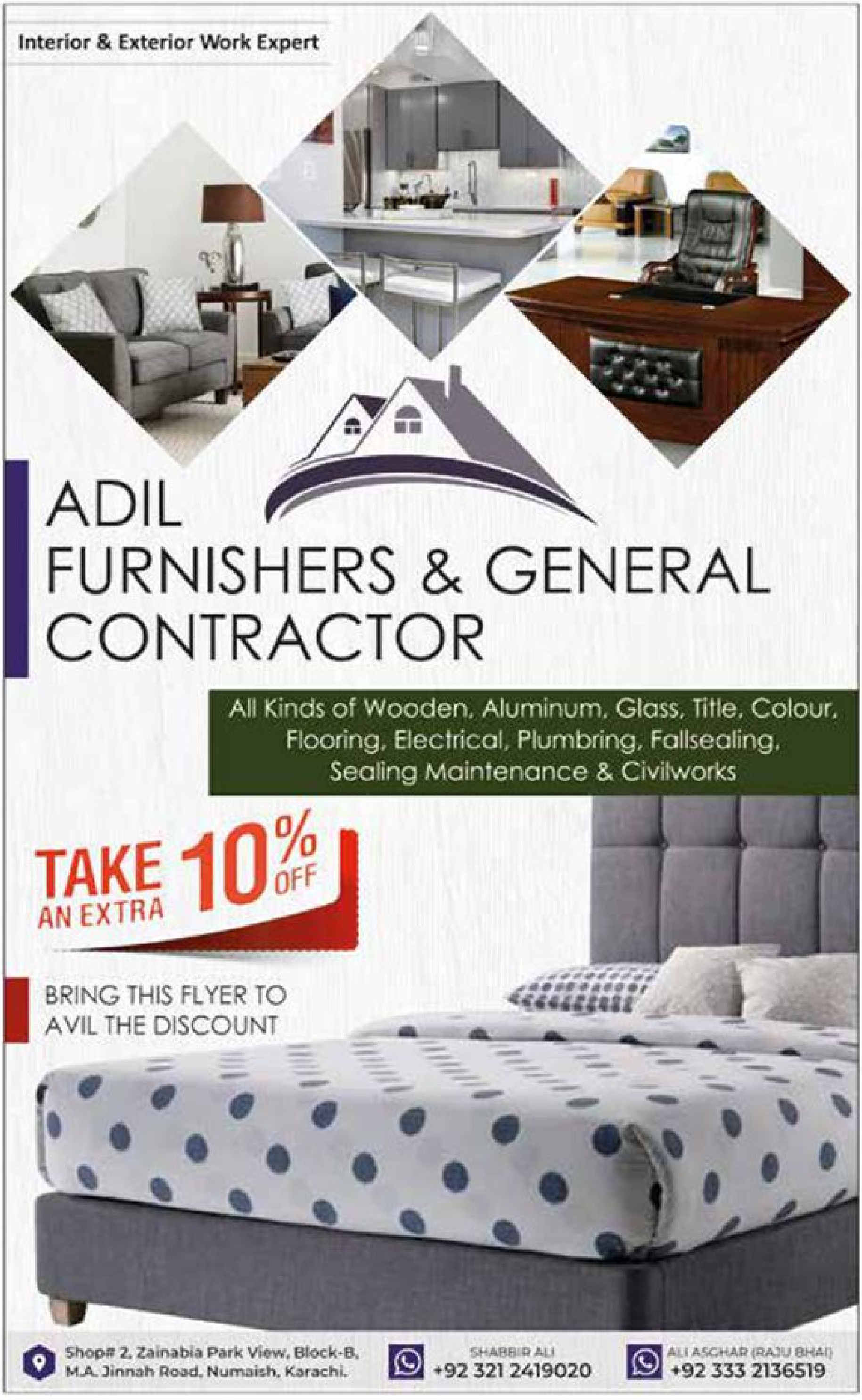

Interior & Exterior Work Expert
ADIL
FURNISHERS & GENERAL
CONTRACTOR
All Kinds of Wooden, Aluminum, Glass, Title, Colour,
Flooring, Electrical, Plumbring, Fallsealing,
Sealing Maintenance & Civilworks
TAKE AN EXTRA 10% OFF
BRING THIS FLYER TO
AVIL THE DISCOUNT
Shop# 2, Zainabia Park View, Block-B,
M.A. Jinnah Road, Numaish, Karachi.
SHABBIR ALI
+92 321 2419020
ALI ASGHAR (RAJU BHAI)
+92 333 2136519

EAT QUALITY

MFC

Do you need FOOD *for a* SPECIAL EVENT?

Get our
catering services
now!

Call Now
+92 213 2239834
+92 213 2250409
+92 300 9217766
+92 333 3897493

Address
G-1, Mannan Manzil,
Soldier Bazar # 2,
Opp. Taj Petrol Pump.

FOLLOW US ON SOCIAL MEDIA PLATFORMS

MFCEATQUALITY mehboob_food

۵۔ پُرانا لباس پہننے میں کوئی قباحت نہیں

روایت ہے کہ ایک دن آپ علیہ السلام کا ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام نے ایک قمیص پہنی ہوئی ہے کہ جس کے گریبان میں پیوند لگا ہوا ہے اور اس شخص کی نظر مسلسل اس پیوند پر تھی، گویا حضرت علیہ السلام کے اس لباس پہننے پر اسے تعجب ہو رہا تھا۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے کہ مجھے اس طرح نظریں جما کر دیکھ رہا ہے؟ کہنے لگا، میری نگاہ اس پیوند پر ہے جو آپ علیہ السلام کی قمیص پر ہے۔ فرمایا: یہ کتاب اٹھا کر پڑھو کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام کے سامنے ایک کتاب تھی پس میں نے اس میں دیکھا تو لکھا تھا کہ:

لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ وَ لَا مَالَ لِمَنْ لَا تَقْدِيرَ لَهُ وَ لَا جَدِيدَ لِمَنْ لَا خَلَقَ لَه۔

اُس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس میں شرم و حیاء نہ ہو اور اُس شخص کا کوئی مال نہیں جس کی معاش میں تقدیر و اندازہ نہ ہو اور اُس کے لئے کوئی چیز نئی نہیں جس کے پاس پُرانا نہ ہو۔ (یعنی جسے پُرانا لباس پہننے کی عادت نہ ہو اس کے لئے کوئی لباس نیا نہیں رہتا بلکہ ہر نیا لباس اس کے لئے پُرانا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اسے استعمال کر چکا ہوتا ہے)۔[1]

۶۔ لڑکیوں کے رزق کے بارے میں پریشان مت ہو

شیخ صدوقؒ نے عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے حلقہ احباب کے ایک فرد سے متعلق سوال کیا کہ وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ بیمار ہے پس حضرت علیہ السلام اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھے۔ آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ شخص مرنے کے قریب ہے۔ آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: خدا کے متعلق حسن ظن (اچھا گمان)

---

۱. ریاض الابرار فی مناقب الائمۃ الاطہار، ج ۲، ص ۱۴۱۔

رکھو۔ وہ شخص کہنے لگا میرا گمان خدا کے متعلق اچھا ہے لیکن مجھے اپنی بیٹیوں کا غم کھائے جاتا ہے اور انہیں کے غم نے مجھے بیمار کر ڈالا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

اَلَّذِی تَرْجُوْهُ لِتَضْعِیفِ حَسَنَاتِكَ وَ مَحْوِ سَیِّئَاتِكَ فَارْجُهُ لِاِصْلَاحِ حَالِ بَنَاتِكَ

یعنی وہ خدا کہ جس سے نیکیوں کے کئی گنا ہونے اور گناہوں کے محو و نابود کرنے کی امید رکھتا ہے اسی سے اپنی بیٹیوں کے اصلاح حال کی بھی امید رکھ۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کر اس کی شاخوں تک پہنچا تو ان شاخوں کے بعض میووں کو دیکھا کہ جو ان شاخوں پر لٹک رہے تھے ان میں سے بعض سے دودھ، بعض میں سے شہد، بعض سے روغن، بعض میں سے بہت سفید قسم کا آٹا، بعض سے کپڑے اور بعض سے بیری کی طرح کی کوئی چیز نکل رہی ہے اور یہ چیزیں نیچے زمین کی طرف جا رہی ہیں۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا یہ چیزیں کہاں جا رہی ہیں؟ اور میرے ساتھ جبرائیل علیہ السلام نہیں تھے کیونکہ میں جبرائیل علیہ السلام کے مقام و مرتبہ سے آگے بڑھ چکا تھا اور وہ میرے مقام سے ادھر رک گئے تھے۔ پس میرے پروردگار نے میرے باطن میں مجھے ندا کی: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے ان چیزوں کو تیری امت کے مومنین کی بیٹیوں اور بیٹوں کے لیے اس جگہ سے اُگایا جو کہ بلند ترین جگہ ہے پس لڑکیوں کے والدین سے کہہ دو کہ تنگدستی کی وجہ سے لڑکیوں کے متعلق دل تنگ و پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ جس طرح میں نے انہیں خلق کیا ہے انہیں روزی بھی میں ہی دوں گا۔[1]

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا عفو و کرم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے عفو و کرم کے متعلق مشکوۃ الانوار میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ آپ علیہ السلام کے فلاں چچازاد بھائی نے آپ علیہ السلام

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام، ج ۲، ص ۴۔

کا نام لے کر بد گوئی کی اور آپ علیہ السلام کو ناسزا کہنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آپ علیہ السلام نے اپنی کنیز سے فرمایا کہ آپ علیہ السلام کے لئے وضو کا پانی لائے پس حضرت علیہ السلام نے وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ حضرت علیہ السلام اس کے لئے بد دعا کریں گے پس آپ علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا: اے میرے پروردگار! یہ میرا حق تھا جو میں اسے بخشتا ہوں اور تیرا جود و کرم مجھ سے کہیں زیادہ ہے پس اسے بخش دے اور اس کے کردار کی وجہ سے اس کی گرفت نہ کر اور اس کے برے عمل کا بدلہ اسے نہ دے۔ پھر آپ علیہ السلام نے رقت کی اور مسلسل اس کے لئے دعا فرماتے رہے اور میں آپ علیہ السلام کی حالت پر تعجب کر رہا تھا۔[1]

۸۔ رات کے وقت فقراء و مساکین کی مدد فرمانا

شیخ صدوق نے معلی بن خنیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام رات کے وقت بنی ساعدہ کے سائبان کی طرف، گھر سے نکلے جس رات بارش بھی ہو رہی تھی۔ (یہ وہ سائبان تھا جہاں گرمی کے دنوں میں لوگ جمع ہوتے تھے اور رات کو فقراء و غرباء وہاں آکر سو جاتے تھے) معلی بن خنیس کہتا ہے کہ میں بھی آپ علیہ السلام کے پیچھے چل نکلا۔ ابھی ہم چل ہی رہے تھے کہ اچانک حضرت علیہ السلام کے ہاتھ سے کوئی چیز زمین پر گر پڑی۔ آنجناب علیہ السلام نے فرمایا:
بِسۡمِ اللهِ اللّٰهُمَّ رُدَّ عَلَيۡنَا خداوند جو کچھ گرا ہے اسے میری طرف پلٹا دے۔ پس میں آپ علیہ السلام کے قریب ہوا اور سلام کیا۔ فرمایا معلی ہو؟ میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ فرمایا زمین پر ہاتھ مارو اور جو کچھ ملے اسے جمع کر کے میرے سپرد کر دو۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے زمین پر ہاتھ مارا میں نے دیکھا کہ روٹیاں زمین پر پڑی ہیں پس میں جمع کر کے حضرت علیہ السلام کو دیتا گیا اچانک میں نے روٹیوں کی ایک بوری دیکھی پس میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں آپ علیہ السلام رہنے دیجئے میں اسے اُٹھا کر لے

۱۔ مشکاۃ الانوار فی غرر الاخبار، ص ۲۱۷۔

چلتا ہوں۔ فرمایا نہیں بلکہ میں اس کے اٹھانے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ لیکن میں تجھے اجازت دیتا ہوں کہ میرے ساتھ چل۔ وہ کہتا ہے پس حضرت علیہ السلام کے ساتھ بنی ساعدہ کے چھپر تک گیا تو میں نے وہاں فقراء و مساکین کا ایک گروہ دیکھا جو سوئے ہوئے تھے، حضرت علیہ السلام ایک روٹی یا دو روٹیاں ان کے لباس کے نیچے رکھتے گئے یہاں تک کہ ان میں سے آخری تک پہنچے اور اس کے بستر کے نیچے بھی روٹی رکھ دی اور ہم واپس آ گئے۔

میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں یہ لوگ حق (حق امامت) کو پہچانتے ہیں یعنی شیعہ ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر حق کو پہچانتے تو ہم ان کی روٹی پر نمک بھی رکھتے۔[1]

فقیر کہتا ہے کہ کلمہ طیبہ میں اس عبارت کا یوں معنی کیا ہے، فرمایا اگر حق کو پہچانتے تو ان سے نمک میں بھی مواسات کرتے یعنی جو کچھ ہمارے پاس ہے نمک تک میں انہیں شریک کرتے۔

۹۔ حضرت علیہ السلام کا مخفیانہ عطیہ

ابن شہر آشوب نے ابو جعفر خثعمی سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے پیسوں کی ایک ہمیان (تھیلی) دی اور فرمایا کہ یہ فلاں ہاشمی کو دینا اور یہ نہ بتانا کہ کس نے دی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ مال میں نے اس شخص کو دیا تو کہنے لگا خدا جزائے خیر دے اس شخص کو جس نے یہ مال میرے لئے بھیجا ہے اور ہمیشہ مجھے بھیجتا ہے اور میں اس سے زندگی بسر کرتا ہوں لیکن جعفر صادق علیہ السلام ایک درہم بھی مجھے نہیں دیتے حالانکہ ان کے پاس بہت سا مال ہے۔[2]

---

۱. ثواب الأعمال و عقاب الأعمال، ص ۱۴۴.

۲. مناقب آل ابی طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)، ج ۴، ص ۲۷۳.

۱۰۔ امام صادق علیہ السلام کی رحم دلی و مہربانی

سفیان ثوری سے روایت ہے کہ ایک دن میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو آپ علیہ السلام کے چہرے کا رنگ متغیر پایا۔ میں نے رنگ تبدیل ہونے کا سبب پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے گھر میں منع کر رکھا تھا کہ کوئی چھت کے اوپر نہ جائے۔ آج جب میں گھر میں داخل ہوا تو میں نے اپنی کنیز کو دیکھا جو میرے ایک بچے کی تربیت کرتی تھی کہ وہ بچے کو لے کر سیڑھیوں پر کھڑی تھی۔ جب اس کی نظر مجھ پر پڑی تو وہ پریشانی کے عالم میں کانپنے لگی اور بچہ اس کے ہاتھ سے زمین پر گر کر مر گیا۔ اب میری حالت کا تغیر بچے کے مرنے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس خوف و ہیبت کی وجہ سے ہے جو میری وجہ سے اس کنیز پر طاری ہوئی۔ حالانکہ آپ علیہ السلام نے اس کنیز سے فرمادیا تھا کہ میں نے تجھے خدا کی راہ میں آزاد کیا ہے تیرے لئے کوئی حرج نہیں اور نہ کوئی مضائقہ ہے۔[1]

۱۱۔ امام صادق علیہ السلام کے طولانی رکوع و سجود

ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے کافی میں ابان بن تغلب سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے:

دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ علیه السلام وَ هُوَ يُصَلِّي فَعَدَدْتُ لَهُ فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ سِتِّينَ تَسْبِيحَةً۔[2]

میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ علیہ السلام نماز میں مشغول تھے پس میں نے آپ علیہ السلام کے رکوع و سجود کی تسبیحات کو شمار کیا تو ان کی تعداد ساٹھ تک جا پہنچی۔

۱۲۔ آپ علیہ السلام کا روزہ کی حالت میں خوشبو لگانا

نیز اسی کتاب میں روایت ہے کہ جب حضرت صادق علیہ السلام روزہ رکھتے تو خوشبو استعمال کرتے اور فرماتے

---

۱. بحار الانوار (ط۔ بیروت)، ج ۴۷، ص ۲۴۔

۲. الکافی (ط۔ الاسلامیۃ)، ج ۳، ص ۳۲۹۔

الطِّيبُ تُحفَةُ الصَّائِمِ خوشبو روزہ دار کا تحفہ ہے۔[1]

۱۳۔ طلب معاش میں محنت کرنا امام علیہ السلام کا پسندیدہ عمل

نیز اسی کتاب میں ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ بیلچہ آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں ہے اور موٹا سا کُرتا آپ علیہ السلام نے پہن رکھا ہے اور اپنے باغ میں کام کر رہے ہیں اور پسینہ آپ علیہ السلام کی پشت مبارک سے گر رہا ہے میں نے عرض کیا آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں بیلچہ مجھے دیجئے تاکہ میں آپ علیہ السلام کی مدد کروں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَتَأَذَّى الرَّجُلُ بِحَرِّ الشَّمْسِ فِي طَلَبِ الْمَعِيشَةِ۔

میں پسند کرتا ہوں کہ انسان طلب معاش میں سورج کی گرمی کی تکلیف برداشت کرے۔[2]

۱۴۔ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کرنا

نیز شعیب سے روایت کہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ کچھ لوگوں کو ہم نے مزدوری پر رکھا کہ وہ امام صادق علیہ السلام کے باغ میں کام کریں اور ان کے عمل کا وقت عصر تک تھا جب وہ کام سے فارغ ہوئے تو آپ علیہ السلام نے اپنے غلام مُعتّب سے فرمایا:

أَعْطِهِمْ أُجُورَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُمْ۔

ان کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے انہیں مزدوری دے دو۔[3]

---

۱. الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۴، ص ۱۱۳.

۲. الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۵، ص ۷۶.

۳. الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۵، ص ۲۸۹.

۱۵۔ امام علیہ السلام کا دنیا میں رہ کر جنت میں گھر خریدنا

قطب راوندی اور ابن شہر آشوب نے ہشام بن حکم سے روایت کی ہے کہ جبل کے رئیسوں میں سے ایک شخص حضرت امام صادق علیہ السلام کا دوست تھا اور ہر سال وہ حضرت علیہ السلام کی ملاقات کے لئے حج پر جاتا۔ جب مدینہ آتا تو حضرت علیہ السلام اسے اپنے مکان پر ٹھہراتے اور حضرت علیہ السلام کے یہاں اس کا قیام طولانی ہوا کرتا تھا یہاں تک کہ ایک دفعہ وہ مدینہ میں آیا اور جب آپ علیہ السلام سے رخصت ہو کر حج کے لیے جانے لگا تو اس نے دس ہزار درہم حضرت علیہ السلام کو دیئے کہ آپ علیہ السلام اس کے لئے مدینہ میں ایک مکان خریدیں تاکہ وہ مدینہ میں آئے تو آپ علیہ السلام کے لئے باعثِ زحمت و تکلیف نہ ہو۔ وہ شخص رقم حضرت علیہ السلام کے سپرد کر کے حج پر چلا گیا۔ جب حج سے واپس آیا اور آپ علیہ السلام کی خدمت میں شرف یاب ہوا تو عرض کی کہ میرے لئے آپ علیہ السلام نے مکان خریدا؟ حضرت علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور ایک کاغذ اسے دیا اور فرمایا یہ اُس مکان کا قبالہ (رجسٹری) ہے اس شخص نے جب اس قبالہ کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا اشْتَرٰى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْجَبَلِيِّ لَهُ دَارٌ فِي الْفِرْدَوْسِ حَدُّهَا الْأَوَّلُ رَسُولُ اللهِ وَ الْحَدُّ الثَّانِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْحَدُّ الثَّالِثُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ الْحَدُّ الرَّابِعُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ قبالہ ہے اس مکان کا جو خریدا ہے جعفر بن محمد علیہما السلام نے فلاں بن فلاں جَبلی کے لئے اور وہ مکان فردوس بریں میں واقع ہے اور اس کی چار حدود ہیں۔ پہلی حد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے، دوسری حد امیر المومنین علیہ السلام، تیسری امام حسن علیہ السلام اور چوتھی امام حسین علیہ السلام کے مکان سے جاملتی ہے۔

جب اس شخص نے اس نوشتہ کو پڑھا تو عرض کی میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں میں اس مکان پر راضی ہوں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا میں نے مکان کی رقم امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں تقسیم کر دی ہے اور مجھے امید ہے کہ خداوند عالم تجھ سے یہ قبول کرے گا اور اس کا عوض جنت میں عطا فرمائے گا۔

پس اس شخص نے وہ قبالہ لیا اور اپنے پاس رکھ لیا جب اس شخص کی زندگی کے دن ختم ہوئے اور موت کی علامات اس پر ظاہر ہوئیں تو اس نے اپنے تمام اہل و عیال کو وقت وفات جمع کیا اور انہیں قسم دی اور وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو یہ نوشتہ میری قبر میں رکھ دینا۔ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ دوسرے دن جب اس کی قبر پر گئے تو اس نوشتہ کو اس کی قبر کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا اور اس پر لکھا تھا

وَفَى وَلِيُّ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّد

اللہ کے ولی جعفر بن محمد علیہما السلام نے وفا کی اس چیز میں جو میرے لئے کہی اور لکھی تھی۔ [1]

۱۶۔ امام علیہ السلام کا جنت کی ضمانت دینا

محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کافی میں ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ ظالم بادشاہ کے معاونین میں سے تھا اور بہت سا مال اس کے ہاتھ لگا تھا اور اس نے گانے والی کنیزیں رکھی ہوئی تھیں اور ہمیشہ مجلس لہو و لعب اور عیش و طرب آراستہ کئے ہوئے شراب پیتا تھا اور گانے والیاں اس کے لئے گاتی تھیں۔ اس کے پڑوس میں رہنے کی وجہ سے میں ہمیشہ ان منکرات اور قبیح چیزوں کے سننے کی بناء پر اذیت و تکلیف میں تھا۔ لہذا میں نے کئی دفعہ اس سے شکایت کی لیکن وہ باز نہ آیا۔ بالآخر جب میں نے بہت اصرار کیا تو اس نے جواب میں کہا کہ اے شخص! میں اپنے نفس کی ہوا و ہوس میں مبتلا ہوں اور تم اپنے نفس کی خواہشات سے عافیت میں ہو اور صحیح و سالم ہو۔ پس اگر میرا حال تو اپنے صاحب یعنی امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرے تو امید ہے کہ خدا مجھے نفس کی خواہشات کی قید سے نجات دے دے۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ اس کی بات نے مجھ پر اثر کیا اور میں خاموش رہا یہاں تک کہ کوفہ سے مدینہ گیا۔ جب خدمتِ امام علیہ السلام میں مشرف ہوا تو اپنے ہمسایہ کی حالت ان سے بیان کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تم

---

۱. مناقب آل ابی طالب علیہم السلام (لابن شہر آشوب)، ج ۴، ص ۲۳۳.

کوفہ واپس جاؤ گے تو وہ شخص تجھے دیکھنے کے لئے آئے گا۔ اس سے کہنا کہ جعفر بن محمد علیہما السلام کہتے ہیں کہ اگر تو ان منکرات الٰہی کو ترک کر دے کہ جنہیں تو بجالاتا ہے تو میں خدا کی طرف سے تیری جنت کا ضامن ہوں۔

پس جب میں کوفہ واپس گیا تو لوگ مجھے دیکھنے کے لئے آئے اور وہ شخص بھی آیا جب وہ جانے لگا تو میں نے اسے روک لیا یہاں تک کہ سب چلے گئے تو میں نے اس سے کہا اے شخص! میں نے تیری کیفیت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی تھی اور آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے کہنا کہ اگر وہ اپنی موجودہ حالت ترک کر دے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ وہ شخص یہ کلمات سن کر رونے لگا اور کہنے لگا تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جعفر بن محمد علیہما السلام نے یہ فرمایا ہے؟ میں نے قسم کھائی کہ حضرت علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے۔ وہ کہنے لگا میرے لئے بس یہی کافی ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ پھر چند دنوں کے بعد اس نے مجھے بلایا۔ جب میں اس کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ دروازے کے پیچھے برہنہ ہے اور یہ کہہ رہا ہے اے ابو بصیر! میرے گھر میں جو مال و اسباب تھا وہ میں نے نکال دیا ہے اب میں برہنہ اور عریاں ہوں جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ جب میں نے اس کی حالت دیکھی تو اپنے برادران دینی کے پاس گیا اور اس کے لئے لباس فراہم کر کے اسے پہنایا۔ چند دن نہیں گزرے تھے کہ اس نے پھر مجھے بلاوا بھیجا کہ میں بیمار ہوں اور مجھے آکر ملو۔ چنانچہ میں روزانہ اس کے پاس آتا جاتا اور اس کا علاج معالجہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی وفات کا وقت آگیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ جان کنی میں مبتلا تھا۔ اچانک اس پر غشی طاری ہوئی گئی۔ جب وہ ہوش میں آیا تو کہنے لگا اے ابو بصیر! تیرے صاحب جعفر بن محمد علیہما السلام نے جو کچھ فرمایا تھا اسے پورا کر دیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے دنیا کو الوداع کہا اس کے مرنے کے بعد جب میں حج کے سفر کے لئے گیا اور مدینہ پہنچا تو میں نے چاہا کہ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں۔ دروازے پر اجازت چاہی اور جب مکان کے اندر داخل ہونے لگا تو ابھی میرا ایک پاؤں دہلیز پر اور دوسرا مکان کے صحن میں تھا کہ حضرت علیہ السلام نے کمرے کے اندر سے مجھے آواز دی:

یَا أَبَا بَصِیرٍ قَدْ وَفَیْنَا لِصَاحِبِكَ۔

اے ابو بصیر ہم نے تیرے ساتھی کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔[1]

۱۷۔ حلم وبردباری امام جعفر صادق علیہ السلام

شیخ کلینیؒ نے حفص بن ابی عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو کسی ضرورت کے لئے بھیجا۔ جب اس کے آنے میں کافی دیر ہوگئی تو حضرت علیہ السلام اس کے پیچھے گئے تا کہ اسے دیکھیں کہ وہ کہاں رہ گیا ہے۔ حضرت علیہ السلام نے اسے سویا ہوا پایا تو آپ علیہ السلام اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسے پنکھے کی ہوا دینے لگے۔ جب وہ بیدار ہوا تو حضرت علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

يَا فُلَانُ وَاللهِ مَا ذَلِكَ لَكَ تَنَامُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَكَ اللَّيْلُ وَلَنَا مِنْكَ النَّهَارُ۔

اے فلاں! خدا کی قسم تیرے لئے یہ مناسب نہیں کہ تو رات دن سوتا رہے۔ تیرے لئے رات ہے اور ہمارے لئے تیرا دن ہے۔[2]

امام جعفر صادق علیہ السلام کے کچھ حکمت آمیز کلمات، مواعظ ونصائح

پہلا ارشاد: حمران بن اعین کو نصیحت

آپ نے حمران بن اعین سے فرمایا:

يَا حُمْرَانُ انْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَكَ فِي الْمَقْدُرَةِ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكَ فِي الْمَقْدُرَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ أَقْنَعُ لَكَ بِمَا قُسِمَ لَكَ وَأَحْرَى أَنْ تَسْتَوْجِبَ الزِّيَادَةَ مِنْ رَبِّكَ وَاعْلَمْ أَنَّ الْعَمَلَ الدَّائِمَ الْقَلِيلَ عَلَى الْيَقِينِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مِنَ الْعَمَلِ الْكَثِيرِ عَلَى غَيْرِ يَقِينٍ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا وَرَعَ أَنْفَعُ مِنْ تَجَنُّبِ مَحَارِمِ اللهِ وَ

۱۔ الکافی (ط-الاسلامیۃ)، ج۱، ص ۴۷۴۔

۲۔ الکافی (ط-الاسلامیۃ)، ج۲، ص ۱۱۲۔

الْكَفِّ عَنْ أَذَى الْمُؤْمِنِينَ وَ اغْتِيَابِهِمْ وَ لَا عَيْشَ أَهْنَأُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَ لَا مَالَ أَنْفَعُ مِنَ الْقُنُوعِ بِالْيَسِيرِ الْمُجْزِي وَلَا جَهْلَ أَضَرُّ مِنَ الْعُجْبِ۔[1]

ترجمہ: اے حمران! تم اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے تونگری اور توانائی میں پست تر ہو اور اس کی طرف نہ دیکھو جو تم سے بالاتر ہو۔ پس اگر میرے اس قول کے مطابق عمل کروگے تو اس چیز پر جو تمہاری قسمت وروزی میں لکھ دیا گیا ہے زیادہ قناعت کرنے والے ہو جاؤگے اور یہ اس بات کے زیادہ سزاوار ہے کہ اپنے پروردگار کی طرف سے رزق میں زیادتی کے مستحق ہو جاؤ۔

اور یہ جان لو کہ تھوڑا سا دائمی عمل جو یقین کے ساتھ ہو خدا کے نزدیک اس زیادہ عمل سے بہتر ہے جو بغیر یقین کے ہو۔

اور جان لو کہ محرماتِ الٰہی سے اجتناب کرنے، مومنین کو اذیت نہ دینے اور ان کی غیبت چھوڑ دینے سے زیادہ نفع بخش کوئی ورع وپرہیزگاری نہیں۔

اور اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی خوشگوار زندگی نہیں۔

اور تھوڑی اور قدر کفایت چیز پر قناعت کرنے سے زیادہ نفع بخش کوئی مال نہیں۔

اور عُجب اور خود پسندی سے زیادہ کوئی اور جہالت مضر ونقصاندہ نہیں۔

دوسرا ارشاد: گوشہ نشینی، لوگوں سے کنارہ کشی

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِكَ فَافْعَلْ فَإِنَّ عَلَيْكَ فِي خُرُوجِكَ أَنْ لَا تَغْتَابَ وَ لَا تَكْذِبَ وَ لَا تَحْسُدَ وَ لَا تُرَائِيَ وَ لَا تَتَصَنَّعَ وَ لَا تُدَاهِنَ ثُمَّ قَالَ نِعْمَ صَوْمَعَةُ الْمُسْلِمِ بَيْتُهُ يَكُفُّ فِيهِ بَصَرَهُ وَ لِسَانَهُ وَ نَفْسَهُ وَ فَرْجَهُ

---

[1] الکافی (ط-الاسلامیۃ)، ج ۸، ص ۲۴۴.

ترجمہ: اگر تم سے ہو سکے کہ اپنے گھر سے باہر نہ نکلو تو باہر نہ جاؤ کیونکہ باہر جانے کی صورت میں تمہیں اپنی حفاظت کرنا پڑے گی کہ غیبت نہ کرو اور جھوٹ نہ بولو اور حسد نہ کرو اور ریاکاری سے بچو اور منافقت نہ کرو اور پھر فرمایا: مرد مسلمان کے لئے اس کا گھر بہترین صومعہ (عبادت خانہ) ہے کہ جس میں وہ اپنی آنکھ، زبان، نفس اور شرمگاہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ حضرت علیہ السلام نے اس بیان میں گوشہ نشینی اور لوگوں سے کنارہ کشی اور خدا سے اُنس کی طرف ترغیب دی ہے اور کنارہ کشی کے سلسلہ میں روایات مختلف ہیں۔ کچھ اس کی مدح میں ہیں اور کچھ اس کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں اور شاید اوقات اور اشخاص کے لحاظ سے اختلاف ہو اور ہم یہاں دونوں قسم کی روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

وہ جو اعتزال (کنارہ کشی) کی مدح میں وارد ہوئی ہیں اس روایت کے علاوہ جو اوپر ذکر ہو چکی، وہ روایات ہیں کہ جنہیں شیخ احمد بن فہد نے کتاب تحصین میں کنارہ کشی اور گوشہ نشینی کے متعلق بیان کیا ہے۔ ان میں سے ایک روایت ابن مسعود سے ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَسْلَمُ لِذِي دِينٍ دِينُهُ إِلَّا مَنْ يَفِرُّ مِنْ شَاهِقٍ إِلَى شَاهِقٍ وَ مِنْ حَجَرٍ إِلَى حَجَرٍ كَالثَّعْلَبِ بِأَشْبَالِهِ قَالُوا وَ مَتَى ذَلِكَ الزَّمَانُ قَالَ إِذَا لَمْ يَنَلِ الْمَعِيشَةَ إِلَّا بِمَعَاصِي اللهِ فَعِنْدَ ذَلِكَ حَلَّتِ الْعُزُوبَةُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَمَرْتَنَا بِالتَّزْوِيجِ قَالَ بَلَى وَ لَكِنْ إِذَا كَانَ ذَلِكَ الزَّمَانُ فَهَلَاكُ الرَّجُلِ عَلَى يَدَيْ أَبَوَيْهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَبَوَانِ فَعَلَى يَدَيْ زَوْجَتِهِ وَ وَلَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ زَوْجَةٌ وَ لَا وَلَدٌ فَعَلَى يَدَيْ قَرَابَتِهِ وَ جِيرَانِهِ قَالُوا وَ كَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ يُعَيِّرُونَهُ لِضِيقِ الْمَعِيشَةِ وَ يُكَلِّفُونَهُ مَا لَا يُطِيقُ حَتَّى يُورِدُونَهُ مَوَارِدَ الْهَلَكَةِ۔[1]

ترجمہ: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ جس میں کسی صاحب دین کا دین صحیح و سالم نہیں رہے گا مگر وہ جو ایک پہاڑ کی چوٹی سے دوسری چوٹی کی طرف اور ایک بل سے دوسرے بل کی طرف بھاگے جس

---

۱. التحصین فی صفات العارفین من العزلۃ والخمول، ص ۱۳۔

طرح لومڑی اپنے بچوں کے ساتھ بھیڑیے کے خوف سے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگتی ہے۔ اسی طرح صاحبِ دین بھی لوگوں سے گوشہ نشینی اختیار کر کے اپنے دین کی حفاظت کرے۔

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ زمانہ کب آئے گا؟ فرمایا جب رزق و روزی کا حصول خدا کی نافرمانیوں کے بغیر ممکن نہ ہو گا تو اس وقت بغیر شادی کئے رہنا حلال ہو گا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو ہمیں شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا ہاں لیکن اس زمانہ میں انسان کی ہلاکت اس کے اپنے ماں باپ کے ہاتھوں ہو گی اور اگر ماں باپ نہ ہوئے تو پھر اس کی ہلاکت بیوی بچوں کے ہاتھوں ہو گی اور اگر بیوی اولاد بھی نہ ہوئی تو عزیز و رشتہ داروں اور ہمسایوں کے ہاتھوں ہو گی۔ لوگوں نے عرض کی ان کے ہاتھوں کس طرح ہلاکت ہو گی؟ فرمایا رزق کی تنگی پر سرزنش کریں گے اور وہ اسے ان چیزوں پر اکسائیں گے کہ جن کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو گا یہاں تک کہ اسے ہلاکت میں ڈال کر چھوڑیں گے۔

شیخ بہائی نے کتاب کافی سے اپنی کتاب اربعین میں روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا

يَا رُوحَ اللهِ مَنْ نُجَالِسُ؟ اے روح اللہ! ہم کس شخص کے ساتھ ہمنشینی اختیار کریں؟

فرمایا: مَنْ يُذَكِّرُكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ وَيَزِيدُ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَيُرَغِّبُكُمْ فِي الْآخِرَةِ عَمَلُهُ۔[1]

اس شخص کے پاس بیٹھو کہ جس کا دیکھنا تمہیں خدا کی یاد دلائے اور اس کا کلام تمہارے علم میں اضافہ کا باعث ہو اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی طرف رغبت دلائے۔

شیخ بہائی اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ مخفی نہ رہے کہ اس حدیث میں مجالست سے مراد وہ چیز ہے جو الفت، میل جول اور مصاحبت پر مشتمل ہو اور اس حدیث میں اس چیز کی طرف اشارہ ہے کہ جو شخص ان صفات کا مالک نہ ہو اس کے پاس بیٹھنا اور اس سے میل جول رکھنا مناسب نہیں ہے۔ چہ جائیکہ

---

۱. الکافی (ط - الاسلامیة)، ج ۱، ص ۳۹.

جو ان کی بر عکس صفات کا حامل ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ کے اکثر لوگ ہیں۔ پس خوش نصیب ہے وہ شخص کہ خدا جسے ان لوگوں سے دوری اور کنارہ کشی کی توفیق عنایت فرمائے اور جو ان سے وحشت کرے اور خداوند عالم سے انس رکھے۔ بے شک ان سے میل جول رکھنا دل کو مردہ کر دیتا ہے اور دین کو خراب کر دیتا ہے اور اس کی وجہ سے ایسی کیفیات نفس میں پیدا ہو جاتی ہیں جو مہلک ہیں اور انسان کو خسران تک پہنچا دیتی ہیں اور حدیث میں آیا ہے

فِرَّ مِنَ النَّاسِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ

کہ لوگوں سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

معروف کرخی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا:

أَقْلِلْ مَعَارِفَكَ قَالَ زِدْنِي

اپنی جان پہچان والے اور شناسائی والے افراد کم کر دے۔ عرض کی مزید کچھ فرمایئے۔ فرمایا:

أَنْكِرْ مَنْ عَرَفْتَ مِنْهُمْ قَالَ زِدْنِي

جس کو جانتا ہے اس کا بھی انکار کر دے۔ عرض کی مزید کچھ فرمایئے۔ فرمایا:

قَالَ حَسْبُكَ

یہی تیرے لئے کافی ہے۔[1]

حکایت ہوئی ہے کہ کسی راہب نے ایک دوسرے راہب کو یوں مخاطب کیا اے راہب! تو وہ کہنے لگا۔ میں راہب نہیں ہوں۔ راہب تو وہ ہے جو خدا سے ڈرے اور خدا کی نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا کرے اور اس کی بلاؤں اور مصیبتوں پر صبر کرے اور ہمیشہ خدا کی طرف جائے اور اپنے گناہوں سے استغفار کرے اور

---

۱. الاربعون حدیثا، الحدیث الثامن عشر، ص۲۶۶.

جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ایک کاٹنے والا کتا ہوں جس نے اپنے آپ کو اس عبادت خانہ میں قید کر رکھا ہے تا کہ لوگوں کو اذیت نہ پہنچا سکوں اور وہ میرے شر سے محفوظ رہیں۔

اور قُثم زاہد سے منقول ہے کہ میں نے بیت المقدس کے دروازہ پر ایک راہب کو دیکھا جس کی حالت اس شخص کی طرح تھی جو غم واندوہ سے بے حال ہو یا جو عشق سے سرگشتہ و مجنون ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ مجھے وصیت کرو۔ وہ کہنے لگا دنیا میں اس شخص کی طرح رہو کہ جسے درندوں نے گھیر رکھا ہو پس وہ خائف اور ترساں ہے اسے ڈر ہے کہ غافل ہوا تو وہ مجھے چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے یا اگر وہ کھیل کود میں پڑا تو دانتوں سے اسے کاٹیں گے۔ پس اس کی رات خوف و خطر میں گزرتی ہے جبکہ دنیا کے فریب خوردہ لوگ اپنے آپ کو امان میں سمجھتے ہیں اور اس کا دن حزن و اندوہ میں بسر ہوتا ہے جبکہ ناچیز اور بے کار لوگ مسرور اور خوشحال رہتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ راہب چل دیا۔ میں نے کہا کچھ مزید کہو۔ کہنے لگا پیاسا انسان تھوڑے سے پانی پر قناعت کرتا ہے۔

ایک راہب سے کہا گیا کہ گوشہ نشینی پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ کہنے لگا مجھے ڈر محسوس ہوا کہ میرا دین چھین لیا جائے گا اور میں خواب غفلت میں رہ جاؤں۔

سفیان ثوری نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے عرض کی اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ علیہ السلام نے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا:

يَا سُفْيَانُ فَسَدَ الزَّمَانُ وَ تَغَيَّرَ الْإِخْوَانُ فَرَأَيْتُ الِانْفِرَادَ أَسْكَنَ لِلْفُؤَادِ

اے سفیان! زمانہ بہت خراب ہو گیا اور بھائی بدل گئے ہیں پس میں نے گوشہ نشینی کو دل کے لئے زیادہ باعث سکون سمجھا۔ پھر آپ علیہ السلام نے یہ اشعار ارشاد فرمائے:

ذَهَبَ الْوَفَاءُ ذَهَابَ أَمْسِ الذَّاهِبِ ۔۔۔ وَ النَّاسُ بَيْنَ مُخَاتِلٍ وَ مُوَارِبِ

يُفْشُونَ بَيْنَهُمُ الْمَوَدَّةَ وَ الصَّفَا ۔۔۔ وَ قُلُوبُهُمْ مَحْشُوَّةٌ بِعَقَارِبٍ [1]

---

[1]. العدد القویۃ لدفع المخاوف الیومیۃ، ص ۱۵۳.

وفا گزرے ہوئے دن کی طرح گزر چکی ہے اور لوگ دھوکے باز اور زیرک و چالاک ہیں آپس میں مودت وصفائے دل کا اظہار کرتے ہیں حالانکہ ان کے دل بچھوؤں سے بھرے ہیں۔

وہ روایات جو گوشہ نشینی کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور ہم یہاں اُن روایات پر اکتفاء کرتے ہیں جو علامہ مجلسی نے عین الحیوٰۃ میں بیان کی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اس امت میں عام مخلوق سے گوشہ نشینی اختیار کرنا ممدوح و پسندیدہ عمل نہیں ہے جیسا کہ بہت سی احادیث مومن بھائیوں کی زیارت اور ان کی ملاقات کرنے اور ان کے بیماروں کی عیادت کرنے اور محتاجوں کی اعانت کرنے اور ان میں سے مر جانے والوں کی تشیع جنازہ کرنے اور ان کی حاجات پوری کرنے کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی گوشہ نشینی اختیار کرنے والی روایات کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں۔ نیز اجماع اور احادیث متواترہ کی بناء پر جاہل کے لئے مسائل ضروریہ کی تحصیل واجب اور عالم پر ہدایت مخلوق اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی واجب ہے اور یہ امور بھی گوشہ نشینی کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ کلینیؒ نے سند معتبر کے ساتھ روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ

رَجُلٌ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ لَزِمَ بَيْتَهُ وَلَمْ يَتَعَرَّفْ إِلَىٰ أَحَدٍ مِنْ إِخْوَانِهِ۔

ایک شخص ہے جس نے مذہب شیعہ کو سمجھ لیا ہے اور اپنا اعتقاد کو بھی درست کر لیا ہے لیکن اپنے گھر میں بیٹھ گیا ہے اور گھر سے باہر نہیں نکلتا اور اپنے دینی بھائیوں سے اپنا تعارف بھی نہیں کرواتا۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

كَيْفَ يَتَفَقَّهُ هٰذَا فِي دِينِهِ۔[1]

یہ شخص دین میں تفقہ اور دینی مسائل کیسے سیکھے گا؟؟!!

---

1. الکافی (ط - الإسلامیۃ)، ج ۲، ص ۱۷۳.

A Product of
TOPLINE
TRADING COMPANY
Made in Pakistan
Zoii
Your secrets
OF BEAUTY
* Protect from harmful UV rays and other side effects.
* It's remove dark circles, acne, wrinkles, freckles & other signs of ageing.
* Look fair, pretty natural Shining & Glowing Skin.
Zoii
Beauty Cream
+92 344 2544700

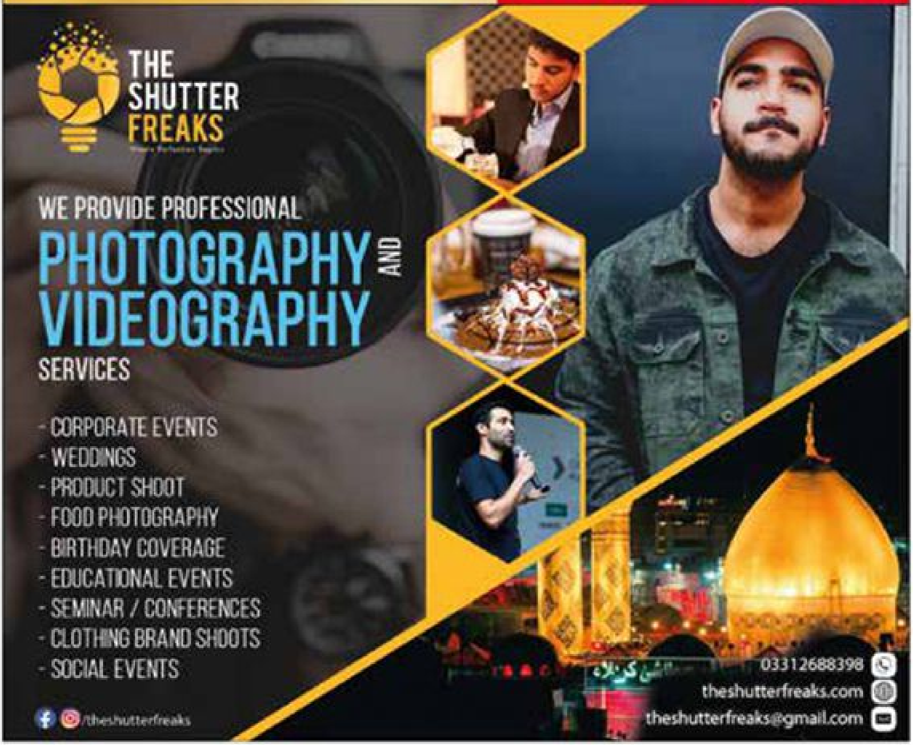
THE
SHUTTER
FREAKS
WE PROVIDE PROFESSIONAL
PHOTOGRAPHY
AND
VIDEOGRAPHY
SERVICES
- CORPORATE EVENTS
- WEDDINGS
- PRODUCT SHOOT
- FOOD PHOTOGRAPHY
- BIRTHDAY COVERAGE
- EDUCATIONAL EVENTS
- SEMINAR / CONFERENCES
- CLOTHING BRAND SHOOTS
- SOCIAL EVENTS
/theshutterfreaks
03312688398
theshutterfreaks.com
theshutterfreaks@gmail.com

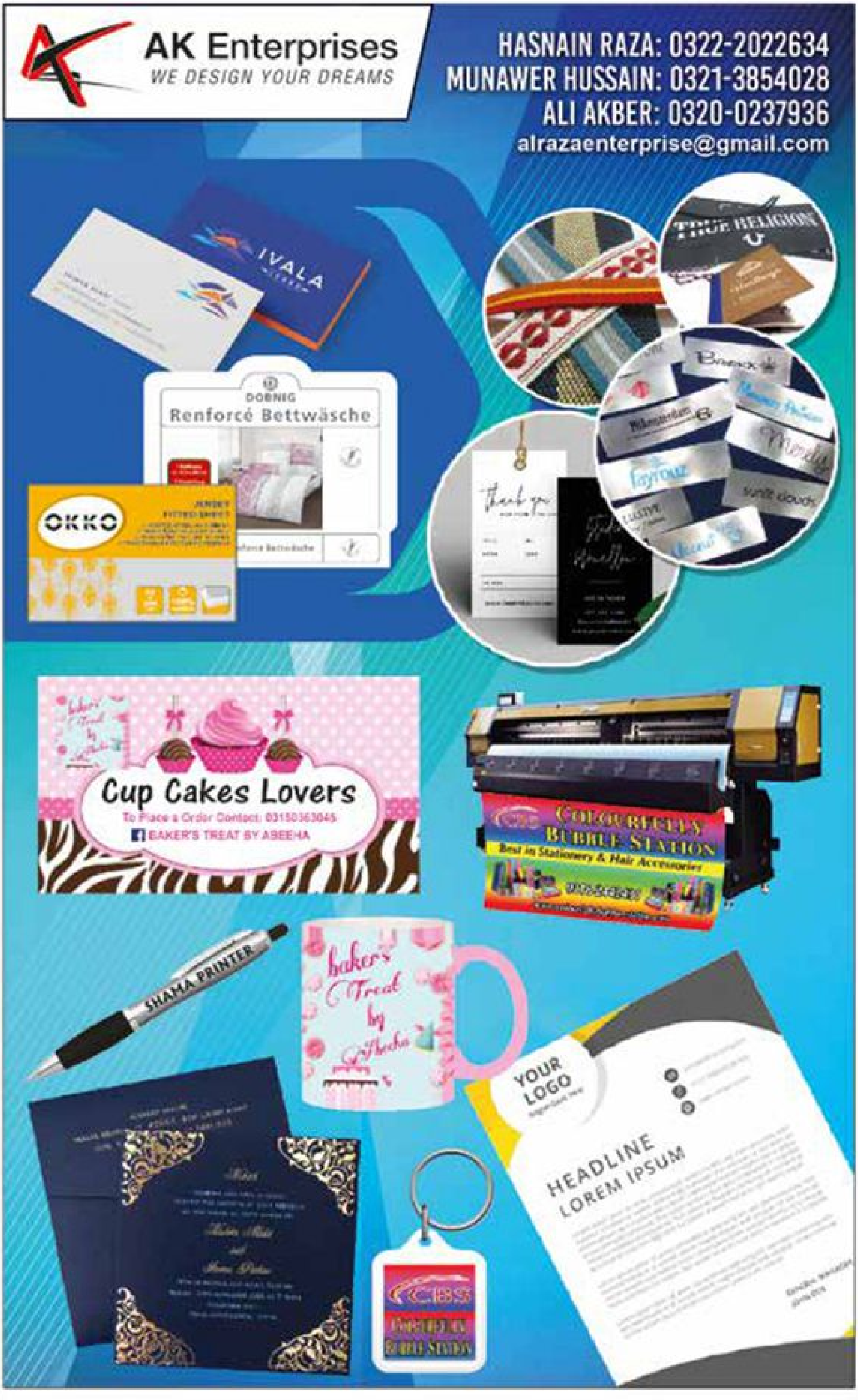

AK Enterprises
WE DESIGN YOUR DREAMS
HASNAIN RAZA: 0322-2022634
MUNAWER HUSSAIN: 0321-3854028
ALI AKBER: 0320-0237936
alrazaenterprise@gmail.com
IVALA
DOBNIG
Renforcé Bettwäsche
OKKO
TRUE RELIGION
Cup Cakes Lovers
To Place a Order Contact: 03150363045
BAKER'S TREAT BY ABEEHA
COLOURBERRY
BUBBLE STATION
Best in Stationery & Hair Accessories
SHAMA PRINTER
YOUR LOGO
HEADLINE
LOREM IPSUM
CBS

اور سند معتبر کے ساتھ حضرت علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ ہم پر لازم ہے مساجد میں نماز پڑھنا اور لوگوں کے ساتھ اچھی مجاورت اور ہمسائیگی کرنا اور ان کے جنازہ میں شریک ہونا بیشک لوگوں سے معاشرت کے بغیر چارہ کار نہیں، انسان جب تک زندہ ہے لوگوں سے بے پروہ نہیں اور سب لوگ ایک دوسرے کے محتاج ہیں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

مَنْ أَصْبَحَ لَا یَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِینَ فَلَیْسَ مِنْهُمْ وَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یُنَادِی یَا لَلْمُسْلِمِینَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ۔[1]

جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں کے امور کا خیال نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں اور جو شخص سنے کہ کوئی استغاثہ کر رہا ہے اور مسلمانوں سے مدد و اعانت طلب کر رہا ہے اور وہ اس کی مدد نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ؟

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟

فرمایا: أَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ وہ شخص کہ جس کا نفع انسانوں کو سب سے زیادہ پہنچے۔

اور حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

مَنْ زَارَ أَخَاهُ لِلّٰهِ لَا لِغَیْرِهِ الْتِمَاسَ مَوْعِدِ اللهِ وَ تَنَجُّزَ مَا عِنْدَ اللهِ وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِینَ أَلْفَ مَلَكٍ یُنَادُونَهُ أَلَا طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ۔[2]

جو شخص اللہ کی خاطر نہ غیر خدا کی خاطر اللہ نے جو وعدہ دیا ہے اور جس ثواب کی خوشخبری سنائی ہے صرف اس خاطر اپنے برادر مومن کی زیارت کرے تو خداوند عالم اس کے لئے ستر ہزار فرشتے موکل کرتا ہے جو اسے ندا کرتے ہیں تو خوش حال ہو اور تجھے جنت مبارک ہو۔

---

۱. الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۲، ص ۱۶۴.

۲. الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۲، ص ۱۷۵.

اور سند معتبر کے ساتھ خیثمہ سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت سے رخصت ہوں آپ علیہ السلام نے فرمایا:

يَا خَيْثَمَةُ! أَبْلِغْ مَوَالِيَنَا السَّلَامَ، وَ أَوْصِهِمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَ أَوْصِهِمْ أَنْ يَعُودَ غَنِيُّهُمْ عَلَى فَقِيرِهِمْ، وَ قَوِيُّهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ، وَ أَنْ يَشْهَدَ حَيُّهُمْ جَنَازَةَ مَيِّتِهِمْ، وَ أَنْ يَتَلَاقَوْا فِي بُيُوتِهِمْ؛ فَإِنَّ لِقَاءَ بَعْضِهِمْ بَعْضاً فِي بُيُوتِهِمْ حَيَاةٌ لِأَمْرِنَا، رَحِمَ اللهُ عَبْداً أَحْيَا أَمْرَنَا۔ [1]

اے خیثمہ! ہمارے شیعوں اور دوستوں میرا سلام کہنا اور انہیں میری طرف سے تقویٰ اور پرہیز گاری کی وصیت کرنا اور جو ان میں سے مخیر افراد ہیں فقراء کی مدد کریں اور طاقتور کمزوروں کی اعانت کریں اور زندہ مردوں کے جنازہ میں حاضر ہوں اور ایک دوسرے سے ان کے گھروں میں جا کر ملاقات کریں۔ بے شک ان کا ملاقات کرنا اور آپس میں گفتگو کرنا ہمارے امر ولایت کو احیاء و زندہ کرتا ہے۔ خدا اس انسان پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھے۔

حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ

كُونُوا إِخْوَةً بَرَرَةً مُتَحَابِّينَ فِي اللهِ مُتَوَاصِلِينَ مُتَرَاحِمِينَ تَزَاوَرُوا وَ تَلَاقَوْا وَ تَذَاكَرُوا أَمْرَنَا وَ أَحْيُوهُ۔ [2]

ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کی طرح رہو اور ایک دوسرے کے ساتھ خدا کے لئے دوستی اور مہربانی کرو اور ایک دوسرے پر رحم کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور ہمارے امر ولایت میں ایک دوسرے سے مذاکرہ کرو اور مذہب حق کا احیاء کرو۔

اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ

قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَ خَيْرٌ مِنْ حُمْلَانِ أَلْفِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ۔ [3]

---

۱. الاصول الستة عشر (ط - دار الحديث)، ص ۲۴۷.

۲. الكافي (ط - الإسلامية)، ج ۲، ص ۱۷۵.

۳. الكافي (ط - الإسلامية)، ج ۲، ص ۱۹۳.

برادر مومن کی حاجت روائی کرنا ہزار غلاموں کو آزاد کرنے اور ہزار افراد کو زین ولگام لگے گھوڑوں پر سوار کر کے جہاد فی سبیل اللہ پر بھیجنے سے بہتر ہے۔

جاننا چاہیئے ان امور میں سے ہر ایک کے متعلق متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں اور ظاہر ہے کہ گوشہ نشینی ان فضائل سے محرومی کا سبب ہے اور بعض روایات جو گوشہ نشینی کے متعلق ہیں اس سے مراد برے لوگوں سے کنارہ کشی ہے درحالیکہ ان سے معاشرت و میل جول ان کی ہدایت کا سبب نہ ہو بلکہ خود معاشرت کرنے والے کے لئے دینی ضرر کا باعث بنے۔ جبکہ اچھے لوگوں سے معاشرت اور گمراہوں کی ہدایت انبیاء کا شیوہ اور افضل عبادت میں سے ہے۔ اور وہ گوشہ نشینی جسے اسلام میں پسند کیا گیا ہے وہ لوگوں کے درمیان رہ کر بھی ممکن ہے اور وہ معاشرت جس کی مذمت کی گئی ہے وہ خلوت میں بھی حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ مخلوق سے معاشرت کی خرابی تو دنیا کی طرف مائل ہونا اور اہل دنیا کے اخلاق کو اپنانا اور اہل باطل کی معاشرت میں زندگی تباہ کرنا اور ان کی مصاحبت میں رہنا ہے اور اکثر اوقات جو شخص مخلوق سے الگ رہتا ہے تو شیطان اس کے تمام حواس کو عزت و جاہِ دنیا کی تحصیل کی طرف متوجہ رکھتا ہے۔ وہ کتنا ہی اہل دنیا سے دور ہو لیکن دلی طور پر ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ان کے اخلاق کو اپنے نفس میں تقویت دیتا ہے جبکہ اس کے برعکس کتنے زیادہ ایسے اشخاص ہیں جو اہل دنیا کی مجالس میں موجود رہتے ہیں لیکن وہ ان کے اطوار و کردار سے بہت اذیت اور تکلیف میں ہوتے ہیں اور یہ معاشرت ان کے لئے زیادہ آگاہی اور دنیا سے نفرت کا سبب بنتی ہے چونکہ یہ معاشرت اللہ کی خاطر اور گمراہ لوگوں کی ہدایت کرنے یا دوسرے پسندیدہ اغراض کی خاطر ہوتی ہے جو کہ اللہ رب العزت کی جانب سے عظیم ثواب و اجر کا سبب ہے۔ جیسا کہ صحیح سند کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کیا کہنے اس خاموش و گمنام بندہ کے جو اپنے زمانہ کے لوگوں کو پہچانتا ہو لیکن لوگ اسے نہ پہچانتے ہوں اور ظاہری

طور پر ان کے ساتھ ہو لیکن اعمال میں دلی طور پر ان کے ساتھ نہ ہو پس لوگ اس کے ظاہر کو پہچانتے ہیں اور وہ لوگوں کے باطن کو پہچانتا ہے۔[1]

لہذا کنارہ کشی اور گوشہ نشینی سے مطلوب یہ ہے کہ گوشہ نشین کا دل مخلوق کے ناشائستہ اطوار سے الگ ہو اور ان پر تمام امور میں اعتماد نہ رکھتا ہو اور ہمیشہ خدا پر توکل رکھے۔ ان کے فوائد سے نفع اٹھائے اور ان کے مفاسد سے بچے۔ ورنہ لوگوں سے چھپ کے رہنے میں انسان کے لئے کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ یہ بہت سی مذموم صفات کو زیادہ قوی کرتا ہے مثلاً تکبر وریاء وغیرہ۔

تیسرا ارشاد: بلاء و مصیبت عافیت کا سبب

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

إِذَا أُضِيفَ الْبَلَاءُ إِلَى الْبَلَاءِ كَانَ مِنَ الْبَلَاءِ عَافِيَةٌ۔[2]

جب بلاء پر بلاء وارد ہو تو اس بلاء سے عافیت حاصل ہو گی۔

مؤلف فرماتے ہیں: آپ علیہ السلام کا یہ فرمان آپ علیہ السلام کے جد امجد حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے کلام سے مشابہ ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا:

عِنْدَ تَنَاهِي الشِّدَّةِ تَكُونُ الْفَرْجَةُ وَعِنْدَ تَضَايُقِ حَلَقِ الْبَلَاءِ يَكُونُ الرَّخَاءُ۔[3]

سختی و شدت کے ختم ہونے کے وقت آسانی ہے اور بلا و مصیبت کے حلقوں کے تنگ ہونے کے وقت آسائش ہے۔

خداوند عالم فرماتا ہے: فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔[4]

---

۱. الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۲، ص ۲۲۵.

۲. التمحیص، ص ۳۲.

۳. نہج البلاغۃ (للصبحی صالح)، ص ۵۳۶.

۴. سورۃ الشرح، آیت ۵ و ۶.

دشواری کے ساتھ آسانی ہے (پھر فرماتا ہے) بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

إِنَّ لِلنَّكَبَاتِ غَايَاتٍ لَا بُدَّ أَنْ تَنْتَهِيَ إِلَيْهَا فَإِذَا أُحْكِمَ عَلَى أَحَدِكُمْ لَهَا فَلْيُطَأْطِئْ لَهَا وَيَصْبِرْ حَتَّى تَجُوزَ فَإِنَّ إِعْمَالَ الْحِيلَةِ فِيهَا عِنْدَ إِقْبَالِهَا زَائِدٌ فِي مَكْرُوهِهَا۔

بے شک (دنیا کی) مشکلات و مصائب کی ایک انتہا ہے اور یقیناوہ اپنی انتہا کو پہنچیں گے۔ پس جب کوئی مصیبت کسی پر تم میں سے محکم ہو جائے تو وہ اس کے سامنے اپنا سر جھکالے اور صبر کرے یہاں تک کہ وہ مصیبت اس کے سر سے گزر جائے اور اس مصیبت کے نازل ہوتے وقت اس سے چھٹکارہ پانے کے لئے حیلہ و تدبیر (نالہ و فریاد) کرنا اس کی اذیت اور ناپسندیدہ ہونے میں اضافہ کرتا ہے۔

چوتھا ارشاد: دنیا کی بے رُخی

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

إِذَا أَقْبَلَتْ دُنْيَا قَوْمٍ كُسُوا مَحَاسِنَ غَيْرِهِمْ وَإِذَا أَدْبَرَتْ سُلِبُوا مَحَاسِنَ أَنْفُسِهِمْ۔[1]

جب دنیا کسی قوم کا رُخ کرتی ہے تو اسے دوسرے لوگوں کی خوبیوں کا لباس پہنا دیتی ہے اور جب اس قوم سے منہ پھیر لیتی ہے تو اس کی اپنی خوبیاں بھی ان سے چھین لیتی ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ صادق آل محمد علیہ السلام کا یہ کلام بھی آپ علیہ السلام کے جد امجد امیر المومنین علیہ السلام کے کلام سے شباہت رکھتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا:

إِذَا أَقْبَلَتِ الدُّنْيَا عَلَى أَحَدٍ أَعَارَتْهُ مَحَاسِنَ غَيْرِهِ وَإِذَا أَدْبَرَتْ عَنْهُ سَلَبَتْهُ مَحَاسِنَ نَفْسِهِ۔[2]

جب دنیا کسی کی طرف رخ کرتی ہے تو دوسروں کی نیکیاں بھی اسے دے دیتی ہے اور جب اس سے منہ پھیرتی ہے تو اس کی اپنی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

---

۱. تحف العقول، النص، ص ۳۸۲.

۲. نہج البلاغۃ (للصبحی صالح)، ص ۴۷۰.

کہا جاتا ہے کہ جب آل برامکہ کے اچھے دن تھے تو رشید، جعفر بن یحیی برمکی کے لئے قسم کھاتا تھا کہ وہ قیس بن ساعدہ سے زیادہ فصیح اور عامر بن طفیل سے زیادہ شجاع اور عبد الحمید سے زیادہ خوشنویس اور عمر بن خطاب سے زیادہ سیاستدان ہے اور مصعب بن عمیر سے زیادہ خوبصورت ہے (حالانکہ جعفر خوبصورت نہیں تھا) اور حجاج سے بہ نسبت عبد الملک کے زیادہ خیر خواہ ہے اور عبد اللہ بن جعفر سے زیادہ سخی ہے اور یوسف بن یعقوب سے زیادہ پاکدامن ہے اور جب ان کے اچھے دن ختم ہو کر بُرے دن شروع ہوئے تو ان تمام چیزوں کا انکار کر دیا یہاں تک کہ ان اوصاف کا بھی جو واقعاً جعفر میں پائے جاتے تھے اور کوئی ان کا منکر نہیں تھا، مثلاً عقلمندی وہوشیاری اور سخاوت خلاصہ یہ لوگ دنیا پرست ہیں اور مال و متاعِ دنیا کے طلب گار ہیں۔ پس جس کے پاس وہ ہوتی ہے اسے دوست رکھتے ہیں اور اس کے کمالات و محاسن کو بیان کرتے ہیں اور اس کے عیوب سے چشم پوشی کرتے ہیں بلکہ ان کے عیوب انہیں نظر ہی نہیں آتے کیونکہ "عین الرضا عن کل عیب کلیلة" رضا ورغبت کی آنکھ ہر عیب سے تھکی ماندی ہے پس دنیا پرست لوگوں کی حالت ایسی ہے جیسے شاعر کہتا ہے۔

دوستند آنکہ رازمانہ نواخت   دشمنند آنکہ رازمانہ فگند

لوگ اسی سے محبت کرتے ہیں جسے دنیا نوازتی ہے اور اسی کے دشمن ہے جسے دنیا سرنگوں ورسوا کر دے۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَلنَّاسُ أَبْنَاءُ الدُّنْيَا وَ لَا يُلَامُ الرَّجُلُ عَلَى حُبِّ أُمِّهِ۔ [1]

لوگ دنیا کے بیٹے ہیں اور ماں سے محبت پر کسی شخص کی ملامت نہیں کی جاتی۔

---

۱. نہج البلاغہ (للصبحی صالح)، ص ۵۲۹.

پانچواں ارشاد: اپنی آخرت کا سامان خود اکٹھا کرو

ایک شخص صادق آل محمد ﷺ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

أَعِدَّ جَهَازَكَ وَ قَدِّمْ زَادَكَ وَ كُنْ وَصِيَّ نَفْسِكَ وَ لَا تَقُلْ لِغَيْرِكَ يَبْعَثُ إِلَيْكَ بِمَا يُصْلِحُكَ۔

آخرت کے لئے اپنا سامانِ سفر آمادہ کرو اور اپنا توشۂ آخرت آگے بھیجو اور اپنا وصی خود بن جاؤ اور اپنے علاوہ کسی سے نہ کہو کہ وہ تیرے لئے کوئی چیز بھیجے جو تمہیں آخرت میں درکار ہو۔

شیخ ابو الفتوح رازیؒ نے روایت کی ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام صدیقہ طاہرہ علیہا السلام کے دفن سے فارغ ہوئے تو قبرستان میں گئے اور فرمایا تم پر سلام ہو اے قبروں کے رہنے والوں! تمہارے مال تقسیم ہو گئے ہیں، تمہارے مکانوں میں دوسرے لوگ سکونت پذیر ہو چکے ہیں، تمہاری عورتوں نے دوسرے شوہر کر لئے ہیں، یہ خبریں تو ہمارے پاس ہیں۔ تمہارے ہاں کی خبر کیا ہے؟ ہاتف نے آواز دی جو کچھ ہم نے کھالیا اس سے فائدہ اُٹھا چکے اور جو کچھ آگے بھیجا تھا وہ پالیا ہے اور جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے ہیں وہ خسارہ ہے۔

چھٹا ارشاد: عبد اللہ بن جندب کو وصیت

عبد اللہ بن جندب کو وصیت کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا:

يَا ابْنَ جُنْدَبٍ أَقِلَّ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ وَ الْكَلَامَ بِالنَّهَارِ فَمَا فِي الْجَسَدِ شَيْءٌ أَقَلَّ شُكْراً مِنَ الْعَيْنِ وَ اللِّسَانِ فَإِنَّ أُمَّ سُلَيْمَانَ قَالَتْ لِسُلَيْمَانَ ع يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَ النَّوْمَ فَإِنَّهُ يُفْقِرُكَ يَوْمَ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ وَ اقْنَعْ بِمَا قَسَمَهُ اللَّهُ لَكَ وَ لَا تَنْظُرْ إِلَّا إِلَى مَا عِنْدَكَ وَ لَا تَتَمَنَّ مَا لَسْتَ تَنَالُهُ فَإِنَّ مَنْ قَنِعَ شَبِعَ وَ مَنْ لَمْ يَقْنَعْ لَمْ يَشْبَعْ وَ خُذْ حَظَّكَ مِنْ آخِرَتِكَ وَ لَا تَكُنْ بَطِراً فِي الْغِنَى وَ لَا جَزِعاً فِي الْفَقْرِ وَ لَا تَكُنْ فَظّاً غَلِيظاً يَكْرَهُ النَّاسُ قُرْبَكَ وَ لَا تَكُنْ وَاهِناً يُحَقِّرُكَ مَنْ عَرَفَكَ وَ لَا تُشَارَّ مَنْ فَوْقَكَ وَ لَا تَسْخَرْ بِمَنْ هُوَ دُونَكَ وَ لَا تُنَازِعِ الْأَمْرَ

أَهْلَهُ وَ لَا تُطِعِ السُّفَهَاءَ وَ لَا تَكُنْ مَهِيناً تَحْتَ كُلِّ أَحَدٍ وَ لَا تَتَّكِلَنَّ عَلَى كِفَايَةِ أَحَدٍ وَ قِفْ عِنْدَ كُلِّ أَمْرٍ حَتَّى تَعْرِفَ مَدْخَلَهُ مِنْ مَخْرَجِهِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِيهِ فَتَنْدَمَ۔[1]

اے جندب کے بیٹے! رات کو تھوڑا سویا کرو اور دن کو باتیں کم کرو، جسم میں آنکھ اور زبان سے زیادہ ناشکرا کوئی عضو نہیں ہے۔ جناب سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے جناب سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا، اے بیٹا! سونے سے بچو زیادہ نہ سویا کرو کیونکہ یہ تمہیں محتاج بنادے گا، اس دن جس دن لوگ اپنے اعمال کے محتاج ہوں گے۔

اس پر قناعت کرو جو خدا نے تمہاری قسمت میں لکھا ہے اور اس چیز کی طرف نہ دیکھو جو تمہارے پاس نہیں اور اس چیز کی خواہش نہ کرو کہ جس تک نہیں پہنچ سکتے کیونکہ جس نے قناعت کی وہ سیر ہوا اور جو قناعت نہیں کرتا وہ سیر نہیں ہوتا۔

اور آخرت میں سے اپنا حصہ لے لو اور غنی اور تونگری کے وقت تکبر اور ناشکری نہ کرو اور فقر و فاقہ کے وقت جزع و فزع واضطراب و بے تابی نہ کرو اور تند مزاج اور بد خُو نہ بنو کہ لوگ تمہارے نزدیک جانے کو ناپسند کریں اور سستی نہ کرو کہ اگر تم نے سستی کی تو جو تمہیں پہچانتے ہیں وہ تمہیں حقیر و ذلیل سمجھیں گے۔

اور اس سے مخاصمہ اور جھگڑا نہ کرو جو (مقام و شرف میں) تم سے بالاتر ہو اور جو تم سے کمتر ہے اس کا مذاق اور تمسخر نہ اڑاؤ۔ اور حقدار سے اس کے امر میں جھگڑا مت کرو اور بے وقوف اور بے عقلوں کی اطاعت نہ کرو اور خوار و ذلیل نہ ہو کہ ہر شخص تمہیں اپنے ماتحت سمجھے اور کسی کی کفایت پر اعتماد نہ کرو اور ہر کام کے وقت رک جاؤ جب تک اس میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کا راستہ تمہیں معلوم نہ ہو اس سے پہلے کہ تم اس کام میں داخل ہو اور پھر پشیمان ہو۔

---

۱. تحف العقول، ص ۳۰۱.

روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول خدا ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ اسے وصیت فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا:

فَإِنِّي أُوصِيكَ إِذَا أَنْتَ هَمَمْتَ بِأَمْرٍ فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهُ فَإِنْ يَكُ رُشْداً فَامْضِهِ وَإِنْ يَكُ غَيّاً فَانْتَهِ عَنْهُ۔[1]

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ جب کسی کام کی جانب بڑھنے کا ارادہ رکھتے ہو تو اس کے انجام میں خوب غور و فکر کرو پس اگر وہ باعث رشد و صلاح ہو تو اقدام کرو اور اگر اس میں گمراہی و ضلالت ہے تو اس پر اقدام نہ کرو۔

نیز روایت ہے کہ ایک یہودی نے آپ ﷺ سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت ﷺ نے کچھ توقف کیا پھر اسے جواب دیا یہودی نے پوچھا آپ ﷺ نے اس چیز میں جسے آپ ﷺ جانتے تھے، توقف کیوں فرمایا؟ فرمایا حکمت کی توقیر و بزرگی کی وجہ سے۔

ساتواں ارشاد: امور میں دقت و تامل اور جلد بازی سے پرہیز

امام جعفر صادق ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَعَ التَّثَبُّتِ تَكُونُ السَّلَامَةُ وَ مَعَ الْعَجَلَةِ تَكُونُ النَّدَامَةُ وَ مَنِ ابْتَدَأَ بِعَمَلٍ فِي غَيْرِ وَقْتِهِ كَانَ بُلُوغُهُ فِي غَيْرِ حِينِهِ۔

غور و فکر میں سلامتی ہے اور جلد بازی میں ذلت و خواری اور جو کسی کام کو اس کے وقت پر شروع نہ کرے تو اس کام کا اختتام بھی اس کے وقت پر نہیں ہو گا۔

آٹھواں ارشاد: انبیاء علیہم السلام کے مکارم اخلاق کو اپناؤ

صادق آل محمد امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

---

۱. الکافی (ط ۔ الاسلامیۃ)، ج ۸، ص ۱۵۰۔

إِنَّا لَنُحِبُّ مَنْ كَانَ عَاقِلًا فَهِماً فَقِيهاً حَلِيماً مُدَارِياً صَبُوراً صَدُوقاً وَفِيّاً إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَصَّ الْأَنْبِيَاءَ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَى ذَلِكَ وَ مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لْيَسْأَلْهُ إِيَّاهَا قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا هُنَّ قَالَ هُنَّ الْوَرَعُ وَ الْقَنَاعَةُ وَ الصَّبْرُ وَ الشُّكْرُ وَ الْحِلْمُ وَ الْحَيَاءُ وَ السَّخَاءُ وَ الشَّجَاعَةُ وَ الْغَيْرَةُ وَ الْبِرُّ وَ صِدْقُ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ الْمُرُوَّةُ۔[1]

ہم اس شخص کو دوست رکھتے ہیں جو عقل مند، سمجھدار، فقیہ، حلیم، درگذر کرنے والا، صبر کرنے والا، زیادہ سچ بولنے والا اور وعدہ وفا کرنے والا ہو۔ بے شک خداوند عالم نے انبیاء کو مکارم اخلاق کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ پس جو ان کا حامل ہو وہ خدا کی حمد و ثنا کرے اور جو ان کا مالک نہیں وہ بارگاہ خدا میں تضرع وزاری کرے اور خدا کی بارگاہ میں ان اخلاق کو حاصل کرنے کا سوال کرے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ مکارم اخلاق کون سے ہیں؟ فرمایا: گناہوں سے اجتناب، قناعت، صبر و شکر، حلم و بردباری، حیا، سخاوت و شجاعت و غیرت، نیکی واحسان کرنا، سچ بولنا، اداء امانت، اچھا اخلاق اور مروت۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ مروت کیا چیز ہے؟ فرمایا:

لَا يَرَاكَ اللهُ حَيْثُ نَهَاكَ وَ لَا يَفْقِدُكَ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكَ۔[2]

مروت یہ ہے کہ خدا تجھے اس جگہ نہ دیکھے کہ جہاں سے اس نے روکا ہے اور وہاں سے غائب نہ پائے کہ جہاں کا تجھے حکم دیا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ ان اخلاق شریفہ میں ورع سب سے پہلے بیان ہوئی۔ شاید یہ کہا جا سکے کہ اس کا مرتبہ سب سے بلند ہے کیونکہ ورع کہ جس کا معنی محرمات یعنی خدا نے جن کاموں کو حرام قرار دیا ہے، بلکہ بعض مباحات کو بھی چھوڑنا ہے، وہ بہت بلند مرتبہ اور بہت عالی درجہ ہے اور آسانی سے ہر شخص وہاں تک نہیں پہنچ سکتا لہذا اکثر مقامات پر حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو ورع کی وصیت فرمائی ہے۔ روایت

---

۱. تحف العقول، ص ۳۶۲.

۲. تحف العقول، ص ۳۵۹.

ہوئی ہے کہ عمرو بن سعید ثقفی نے حضرت علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں ہمیشہ آپ علیہ السلام سے ملاقات کیا کرتا ہوں، پس آپ علیہ السلام مجھ سے کچھ فرمایئے کہ جس پر میں عمل کروں فرمایا:

أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَ الْوَرَعِ وَ الِاجْتِهَادِ وَ اعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ اجْتِهَادٌ لَا وَرَعَ فِيهِ۔ [1]

میں تجھے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ورع (گناہوں سے بچنے) اور اجتہاد (یعنی اللہ کی عبادت میں کوشش کرنے) کی وصیت کرتا ہوں اور جان لے کہ اس اجتہاد (عبادت) میں کوئی فائدہ نہیں جس میں ورع (گناہوں سے اجتناب) نہ ہو۔

ابو الصباح امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ابو الصباح سے فرمایا:

مَا أَقَلَّ وَ اللهِ مَنْ يَتَّبِعُ جَعْفَراً مِنْكُمْ إِنَّمَا أَصْحَابِي مَنِ اشْتَدَّ وَرَعُهُ وَ عَمِلَ لِخَالِقِهِ وَ رَجَا ثَوَابَهُ فَهَؤُلَاءِ أَصْحَابِي۔ [2]

اللہ کی قسم کتنے کم ہیں وہ افراد جو جعفر علیہ السلام کی پیروی کرتے ہیں۔ یاد رکھو میرے اصحاب فقط وہی ہیں جو شدت کے ساتھ گناہوں سے پرہیز کریں اور وہ اپنے خالق اور پیدا کرنے والے کے لئے عمل انجام دیں اور اس سے ثواب اور اجر کی امید رکھیں۔ پس ایسے لوگ ہی میرے اصحاب ہیں۔

ایک روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام سے پوچھا گیا لوگوں میں صاحبِ ورع کون ہے؟ فرمایا:

الَّذِي يَتَوَرَّعُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ۔ [3]

جو شخص ان چیزوں سے پرہیز کرے کہ جنہیں خدا نے حرام قرار دیا ہے۔

نیز حضرت علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا زیادہ باورع وہ شخص ہے جو شبہ والی چیز سے رک جائے۔ [4]

1۔ الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۲، ص ۷۸۔

2۔ الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۲، ص ۷۷۔

3۔ الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۲، ص ۷۷۔

4۔ الخصال، ج ۱، ص ۱۶۔

نیز حضرت علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

عَلَیْکُمْ بِالْوَرَعِ، فَإِنَّهُ الدِّیْنُ الَّذِیْ نُلَازِمُهُ وَنَدِیْنُ اللهَ بِهِ، وَنُرِیْدُهُ مِمَّنْ یُوَالِیْنَا، لَاتُتْعِبُوْنَا بِالشَّفَاعَةِ۔ [1]

تم پر لازم ہے ورع اختیار کرو اور محرمات وشبہات (وہ جس میں حرام کا شبہ ہو) کو ترک کرو اور بے شک ورع ہی ایسا دین ہے کہ جس کے ہم ہمیشہ سے پابند رہے ہیں اور خدا کی عبادت اسی ورع کے ساتھ کرتے ہیں اور اپنے چاہنے والوں اور شیعوں سے اسی کو چاہتے ہیں۔ پس ہمیں اپنی شفاعت کے سلسلے میں سختی میں نہ ڈالنا اس طرح کہ تم محرمات کے مرتکب ہو جاؤ اور ہمارے لئے تمہاری شفاعت کرنا دشوار ہو جائے۔

اور دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ جعفر علیہ السلام کا شیعہ نہیں مگر جو شخص اپنے پیٹ اور شرم گاہ کو حرام سے پاک رکھے اور عبادت میں سخت کوشش کرے اور فقط اپنے خالق کے لئے عمل انجام دے اور اسی سے ثواب کی امید اور عذاب کا خوف رکھتا ہو پس اگر ایسے گروہ کو دیکھو تو وہ میرے شیعہ ہیں۔ [2]

صفوان بن یحیی جو کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور امام علی رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے اور انتہائی صاحب ورع شخصیت تھے ان کے ورع کے بارے میں منقول ہے کہ مکہ میں ان کے ہمسایہ نے انہیں دو دینار دیئے تاکہ وہ کوفہ لے جائیں۔ کہنے لگے میں نے سواری کا اونٹ کرایہ پر لیا ہے اور کرایہ طے کرتے وقت یہ دو دینار میرے اسباب میں شامل نہیں تھے پس صفوان نے مہلت چاہی کہ جا کر اونٹ کے مالک سے دو دینار اپنے ساتھ حمل کرنے کی اجازت لے۔ [3]

حیوۃ الحیوان میں منقول ہے کہ عبد اللہ بن مبارک نے شام میں ایک قلم کسی سے عاریۃً لیا پس اتفاقاً اسے سفر پر جانا پڑا جب انطاکیہ تک پہنچا تو اسے یاد آیا کہ عاریۃً یعنی ادھار لیا ہوا قلم اس کے پاس رہ گیا ہے۔ پس وہ پیدل شام کی طرف واپس گیا اور صاحبِ قلم کو قلم دے کر واپس آیا۔

---

۱ . الامالی (للطوسی)، ص۲۸۱.

۲ . تحف العقول، ص۵۱۵.

۳ . الاختصاص، ص۸۸.

شیخ بہائیؒ نے اپنی کتاب کشکول میں ذکر کیا ہے کہ لوٹ مار کے گوسفند کوفہ کے گوسفندوں میں مل جل گئے تو ایک صاحب ورع نے جو کوفہ کے عابدوں میں سے تھا، سات سال تک گوسفند کا گوشت کھانے سے اجتناب کیا چونکہ اس نے (اہل خبرہ سے) پوچھا تھا کہ گوسفند کتنی مدت تک زندہ رہتا ہے، انہوں نے بتایا کہ سات سال۔

ہمارے استاد نے اپنی کتاب "کلمہ طیبہ" میں نقل کیا ہے کہ سید ابن طاوسؒ ہر اس کھانے میں احتیاط کرتے تھے جو غیر خدا کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ اس آیت کی وجہ سے جس میں اس جانور کے کھانے سے منع کیا گیا ہے جو خدا کے نام کے علاوہ ذبح کیا جائے۔

شیخ صدوقؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے سوال ہوا کہ کون سی چیز ایمان کے ثبات و استحکام کا باعث ہے؟ فرمایا کہ ورع۔ عرض کیا گیا کہ کون سی چیز ایمان کے زوال کا سبب بنتی ہے؟ فرمایا طمع۔[1]

نواں ارشاد: مصیبت میں جزع اور فریاد کے بجائے صبر سے کام لینا

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

إِنَّ الرَّجُلَ يَجْزَعُ مِنَ الذُّلِّ الصَّغِيرِ فَيُدْخِلُهُ ذَلِكَ فِي الذُّلِّ الْكَبِيرِ۔[2]

کہ انسان تھوڑی سی ذلت کی وجہ سے جزع و فزع کرتا ہے پس یہ جزع و فزع اور بے صبری اسے بڑی ذلت میں ڈال دیتی ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام کا یہ قول آپ علیہ السلام نے اپنے صحابی مرازم سے اس رات ارشاد فرمایا جب منصور نے آپ علیہ السلام کو اجازت دی کہ آپ علیہ السلام حیرہ سے مدینہ چلے جائیں اور آپ علیہ السلام وہاں سے اپنے غلام مصادف اور مرازم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب آپ علیہ السلام نگہبانوں کے پاس پہنچے تو ان میں ایک

---

۱. الاختصاص، ص 31.

۲. الکافی (ط۔ الاسلامیۃ)، ج ۸، ص ۸۷.

باج گیر (ٹیکس وصول کرنے والا بندہ) تھا وہ حضرت سے جھگڑنے لگا اور کہنے لگا میں آپ علیہ السلام کو نہیں جانے دوں گا۔ آپ علیہ السلام نے اچھی گفتگو اور اصرار کے ساتھ اس سے خواہش کی کہ ہمیں جانے دو۔ لیکن اس شخص نے انکار کیا اور وہ جانے نہیں دیتا تھا۔ مصادف نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان ہو جاؤں یہ کتا آپ علیہ السلام کو تکلیف دے رہا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ آپ علیہ السلام کو پلٹا دے اور آپ علیہ السلام منصور کی بلا میں پھر مبتلا ہو جائیں۔ اگر آپ علیہ السلام اجازت دیں تو میں اور مرازم اس کو قتل کر کے نہر میں پھینک کر چلے جائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس خیال کو اپنے دل سے نکال دو۔ پس آپ علیہ السلام مسلسل اس شخص سے چلے جانے کی اجازت کے سلسلہ میں بات کرتے رہے۔ یہاں تک کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا۔ اس وقت اس شخص نے اجازت دی اور حضرت علیہ السلام تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے مرازم وہ چیز جو تم کہتے تھے کہ اس شخص کو قتل کر دیں وہ بہتر تھی یا یہ جو میں نے تم دونوں سے کہا؟

اس کا ماحصل یہ ہے کہ نرمی اور مدارات کرنا اس شخص کے ساتھ اور اس کا ہمیں روکے رکھنا تھوڑی سی ذلت تھی لیکن اس کو قتل کرنا سبب بنتا کہ ہم اس کے تدارک کے لئے بڑی قسم کی ذلتوں سے دوچار ہوتے۔[1]

اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ لَا یَقُومُ عِزُّ الْغَضَبِ بِذُلِّ الِاعْتِذَارِ[2] غضب و قہر کے ذریعے حاصل کی گئی عزت عذر خواہی کی ذلت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

دسواں ارشاد: شیطان کا لشکر

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِإِبْلِيسَ جُنْدٌ أَشَدَّ مِنَ النِّسَاءِ وَ الْغَضَبِ۔[3]

---

۱. الکافی (ط - الاسلامیۃ)، ج ۸، ص ۸۷.

۲. عیون الحکم والمواعظ (للیثی)، ص ۵۳۰.

۳. تحف العقول، ص ۳۶۳.

ابلیس کا کوئی لشکر عورتوں اور غصہ سے زیادہ سخت نہیں ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ جناب یحیی علیہ السلام اور ابلیس کی گفتگو میں ہے کہ حضرت علیہ السلام نے اس ملعون سے پوچھا کہ کون سی چیز تیرے سرور اور آنکھوں کی روشنی کا زیادہ سبب بنتی ہے؟ کہنے لگا عورتیں چونکہ یہ میرے جال وفریب ہیں۔ جب نیک لوگوں کی نفرین اور لعنتیں مجھ پر جمع ہو جاتی ہیں تو میں عورتوں کے پاس جاتا ہوں اور ان سے اپنا دل بہلاتا ہوں اور اہل سنت کی روایت میں ہے کہ ابلیس نے جناب یحیی علیہ السلام سے کہا کہ کوئی چیز عورتوں کی طرح میری کمر کو مضبوط نہیں کرتی اور میری آنکھوں کو روشن نہیں کرتی یہ میرے جال ہیں اور ایسا تیر کہ جو خطا نہیں کرتا۔ میرا باپ ان پر قربان ہو جائے اگر وہ نہ ہوتیں تو میں پست ترین آدمی کو بھی گمراہ نہیں کر سکتا تھا۔ میری آنکھ ان سے روشن ہے ان کی وجہ سے میں اپنے مقصد کو پہنچتا ہوں اور ان کے سبب سے میں لوگوں کو ہلاکتوں میں ڈالتا ہوں اور اس قسم کے کلمات عورتوں کے متعلق کہتا ہے یہاں تک کہتا ہے کہ وہ میری سردار ہیں اور ان کی جگہ میری گردن کے اوپر ہے اور مجھ پر لازم ہے کہ میں ان کی آرزوؤں کو پورا کروں۔ پس جس وقت وہ عورت کسی چیز کی خواہش کرے جو میرا جال ہے تو میں اس کی خواہش اور حاجت کے پیچھے جاتا ہوں کیونکہ وہ میری امید، میری قوت اور میری سند، میرا اعتماد اور میری فریادرس ہیں۔

MONTHLY SPORTS PACKAGES

Packages	Kids 10-14	Youth 15-24	Adult 25-Above
Table Tennis / Striker / Foosball	200/-	250/-	350/-
Table Tennis & Foosball / Table Tennis & Striker / Foosball & Striker	300/-	350/-	400/-
Board Games	100/-	100/-	100/-
Gymnasium	-	400/-	400/-
Snooker	250/-	400/-	500/-
Table Tennis, Striker, Foosball, Snooker & GYM	400/- (Except GYM)	800/-	1000/-

Green Island Youth Forum
(A Project of GIT®)

Sports Timing: 4 to 10:30pm & Weekend 4 to 11pm

Basement, Amtul Apartment, Opp. Isna Asheri Boys Scout.
Noble Computer Centre, Soldier Bazar # 1, Karachi.

+92 213 2253606 | +92 331 2388982 | youth.greenislandtrust.org | giyf1

giyfpakistan | giyfpakistan | giyf@greenislandtrust.org | giyf1

Ilham®
Swiss Collection
Non-Alcoholic Long Lasting Perfumes
6ml in just
Rs.150/-
Ilham
Kanz Al Oud
Swiss Collection
Desire
Angel
Red Rose
Sweet Oud
4, K.R.1, Hassan Ali Building, Kutchery Road, Light House, Karachi - Pakistan
0092-301-1131550 00971-50-1164726 www.ilhamperfumes.com

HEMANI

Live Natural

A NATURAL LIFESTYLE SOLUTION

Herbal Oils | Health Care | Personal Care | Hair Care | Skin Care | Fragrances

SINCE 1949

Since 1949 Leading 'Herbal & Natural Brand'

More than 1200 products in over 70 countries

CERTIFIED

EQM, GMP (UK), Halal Certified

More than 37 outlets & several distribution channels

USE DISCOUNT CODE TO AVAIL 10% OFF*

HEMANI10

info@hemanitrading.ae | www.hemaniherbals.com

SCAN ME